YOUNG PEOPLE'S BIBLE STUDY COURSE

By
JACOB BLAAUW

نوجوانوں کیلئے

کتابِ مقدس

کا

مطالعہ

کلام مقدس کے اہم عقائد

پر

ایک نظر

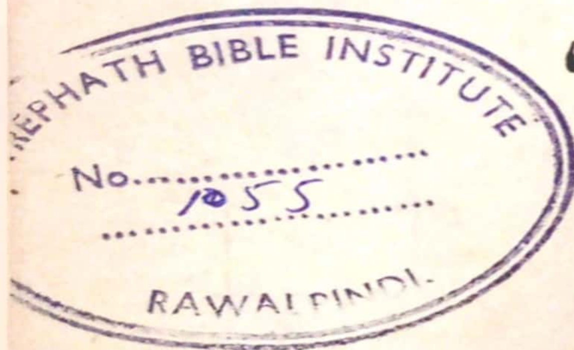
پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی

لاہور

کتابِ مقدّس کے اہم عقائد

مصنّفہ

جے۔ بلاؤ صاحب



مترجمہ

میجر برکت مسیح

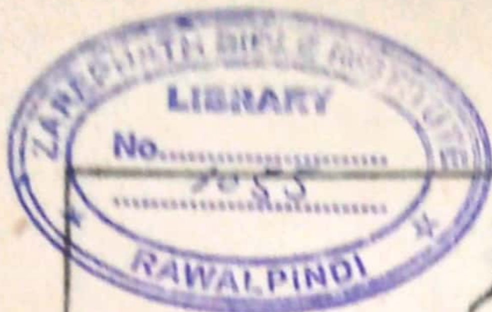
پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی

انارکلی۔لاہور

سنہ ۱۹۶۰ء

تعداد ۱۰۰۰

بار اوّل



دیباچہ مترجم

ہمارے مسیحیوں اور بالخصوص مسیحی نوجوانوں میں کتابِ مقدس کی دینی تعلیمات کی نسبت کم علمی پائی جاتی ہے۔ ایسے مسیحی اہم عقاید سے پورے طور پر روشناس نہیں ہیں جب تک مسیحی کتابِ مقدس کے تحقیقی اصول اور اس کی تعلیم سے بخوبی واقف نہ ہوں تب تک وہ عوام میں یسوع مسیح کا اقرار کرنے اور کلیسیا کے شرکاء بننے کا استحقاق حاصل کرنے میں کمزور ایمان رہینگے۔ آج کل بہت سی کلیسیاؤں میں ایسے افراد ہیں جو پاک کلام کو سیکھنے کے مشتاق ہیں اور ہمارا مقصد بھی یہ ہے کہ ایسے افراد کو کتابِ مقدس کے حقائق سکھانے کیلئے اس کتاب کو استعمال میں لایا جائے اور سیکھنے والوں کو مسیحی بشارت کے لئے تیار کیا جائے۔

لہٰذا پاکستانی مسیحیوں کے استفادہ کیلئے ذیل کی کتاب کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ یہ کتاب "بائبل ٹیچنگ آن گریٹ ڈاکٹرینز" مصنف کے وسیع مطالعہ بائبل کا نتیجہ ہے اور اِس اُمید سے شائع کی گئی ہے تاکہ خصوصاً مسیحی نوجوانوں کو اس کے ذریعہ سے کلام پاک کا مطالعہ کرنے کا ذوق و شوق پیدا ہو اور وہ اس کی اصل تعلیمات سے خوب آشنا ہوں۔ چنانچہ ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے یہ اسباق تیار کئے گئے ہیں۔ یہ خیالی اسباق نہیں ہیں بلکہ کتابِ مقدس کے دقیق مطالعہ کی رُو سے عملی اسباق ہیں اور ان کا مصنف قابلِ تعریف ہے۔

ہمارا ایمان ہے کہ یہ اسباق دائمی اور وسیع طور پر مفید و مؤثر ثابت ہونگے۔ نیز ہماری یہ دعا ہے کہ یہ کتاب مسیحی خادمانِ دین اور مسیحی والدین کے تجربہ کو بھی زیادہ روشن کرنے کا ایک وسیلہ ٹھہرے اور حقیقی مسیحی ایمان کی جانب نوجوانوں کو بیدار کرنے کے لئے اُن کی مدد و معاون ہو۔ آمین

احقر

برکت مسیح میجر

لاہور

نوٹ

ان اسباق میں کتابِ مقدس کے آٹھ سَو سے زائد حوالجات پائے جاتے ہیں اور ان کی ترتیب و تدوین میں مندرجہ ذیل کُتب سے استفادہ کیا گیا ہے:۔

1. Christian Theology. E. H. Brancroft.
2. Systematic Theology. Strong.
3. What the Bible teaches, Torrey.
4. The Great Doctrine of The Bible Wm. Evans.
5. Compendium Explained. H. Beets.

ہدایات:۔

(۱) اس کتاب کا مطالعہ کرتے وقت آپ کتابِ مقدس کو اپنے پاس رکھیں۔

(۲) نیز اسباق کے حوالجات پر غور کریں اور ان کے مطابق کتابِ مقدس کے اقتباسات پڑھیں۔

فہرست اسباق

پہلا سبق

کتابِ مقدس اپنے متعلق کیا تعلیم دیتی ہے؟

(ہماری الہامی مقدس کتاب)

۱۔ اس کے نام اور القاب :۔

(الف) لفظ "بائبل" یونانی لفظ "ببلاس" ([illegible]) سے نکلا ہے جس کا مطلب "کتاب" ہے۔

(ب) "عہدِ عتیق اور عہدِ جدید" ——— "عہد" ——— [illegible]

(ج) "کتابِ مقدّس": متی ۲۲: ۲۹، ۲-تیمتھیس ۳: ۱۵ یا "پاک نوشتے"۔

(د) "خدا کا کلام": رومیوں ۱۰: ۱۷، عبرانیوں ۴: ۱۲۔

۲۔ اس کی تدوینِ بشری :۔

(دنیا میں یہ کتاب بے نظیر ہے)

(الف) قریباً چالیس مصنفین کے ذریعہ سے تصنیف کی گئی۔

(ب) پندرہ سو (۱۵۰۰) سال سے زیادہ عرصہ میں تصنیف کی گئی۔

(ج) دُنیا کے مختلف حصوں میں تصنیف کی گئی ——— فلسطین۔ رُوما۔ بابل وغیرہ میں۔

(د) مختلف اشخاص ——— بادشاہوں۔ کسانوں۔ چرواہوں۔ مدبروں اور ماہی گیروں کے ذریعہ سے تصنیف کی گئی۔

(ی) تین زبانوں میں تصنیف کی گئی ——— عبرانی۔ آرامی۔ یونانی۔

۳۔ اس کی تدوینِ الٰہی یا اس کا الہام

(الف) لفظ "الہام" کا مطلب :۔

(۱) کتابِ مقدس کی رُو سے اِس کا مطلب :- ۲ تمتھیُس ۳ : ۱۶ ، ۲ پطرس ۱ : ۲۰ - ۲۱ -

(۲) "الہام" کا مطلب "القا" ہے لہٰذا اِس اصطلاح کا مطلب یہ ہے کہ "خُدا کی طرف سے آدمیوں کو زبردست القا حاصل ہُوا اور صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے اُن کو استعداد دی گئی۔ خُدا ہی آدمیوں کی معرفت کلام کر رہا ہے گویا کتابِ مقدس کا ہر لفظ خود اُسی کی زبانِ اقدس سے صادر ہُوا" (ڈبلیو۔ ایونیز) (دیکھو ۲ کرنتھیوں ۳ : ۵ - مترجم)۔

(ب) اِس کو الہامی کیوں مانتے ہیں ؟

(۱) عہدِ عتیق کے مصنفین اِس بات کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ خروج ۴ : ۱۰ - ۱۵ - استثنا ۴ : ۲ - یرمیاہ ۱ : ۶ - ۹ - حزقی ایل ۳ : ۴ -

(i) مندرجہ ذیل الفاظ سینکڑوں مرتبہ آئے ہیں :-

"خُداوند نے کہا" - "خُداوند نے فرمایا"۔ "خُداوند فرماتا ہے"۔

(ii) بیس دفعہ یسعیاہ کہتا ہے "خُداوند کا کلام سُنو"۔

(iii) سَو دفعہ یرمیاہ کہتا ہے "خُداوند کا کلام مجھ پر نازل ہُوا"۔

لہٰذا عہدِ عتیق میں سینکڑوں مرتبہ یہ بیان کیا گیا ہے۔

(۲) غور کریں کہ کس طرح عہدِ عتیق کا عہدِ جدید میں حوالہ دیا گیا ہے کہ یہ خُدا ہی کا کلام ہے۔ متی ۵ : ۱۷ - ۱۸ -

(۳) عہدِ جدید کے مصنفین یہی دعویٰ کرتے ہیں۔ ۲ پطرس ۱ : ۲۰ - ۲۱ - اعمال ۲۸ : ۲۵ ، ۱ - کرنتھیوں ۲ : ۱۳ ، "مسیح کا کلام"۔ کلسیوں ۳ : ۱۶ -

لہٰذا عہدِ جدید میں سینکڑوں مرتبہ یہ بیان کیا گیا ہے۔

(۴) صرف یہی دعویٰ متعدد مسائل و مُشکلات کو حل کرتا ہے۔

(i) یہ انسان ایک ایسی کتاب کس طرح لکھ سکتے تھے؟ یہ معمولی انسان تھے۔ بہت سے ناخواندہ تھے اور ان میں سے کوئی بھی عالی دماغ نہ تھا۔

(ii) وُہ ایسے صحیح طور پر کس طرح پیش خبری کر سکتے تھے ؟

(iii) وُہ ماقبل از تاریخ واقعات کو کس طرح جان گئے ؟

مُوسیٰ - پیدائش ۱ : ۲ - ۳ ، ۱ : ۲۰ میں -

شیطان کا گِرنا - یسعیاہ ۱۴ : ۱۲ میں -

۴ - تراجم :-

(ا) انگریزی زبان میں خاص خاص تراجم :-

(i) کنگ جیمس یا آتھورائیزڈ ورشن ۱۶۱۱ء میں کیا گیا۔

(ii) ریوائیزڈ ورشنز - عہدِ جدید ۱۸۸۱ء میں مکمل کیا گیا۔
عہدِ عتیق ۱۸۸۵ء میں مکمل کیا گیا۔

(iii) امریکن ریوائیزڈ ورشن ۱۹۰۱ء میں مکمل کیا گیا۔

(ب) انگریزی زبان میں دیگر مشہور تراجم یہ ہیں :-

وے ماؤتھ - مافٹ - گُڈ سپیڈ - ٹوئنٹیتھ سینچری یعنی بیسویں صدی، ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن - ولیمز اور ورکاز بار کلے ورشن وغیرہ۔

نوٹ :- یہ تراجم اندازِ بیان کو مقبول اور عام فہم بناتے ہیں لیکن اکثر اوقات اندازِ بیان کی عظمت اور منزلت سے محروم ہیں اور ان کو فقط شخصی مطالعہ کے لئے استعمال میں لانا چاہیے۔

(ج) ایک ہزار سے زیادہ زبانوں میں کتابِ مقدس کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

۵ - کتابِ مقدس کا استعمال :-

(الف) ایمان اور اخلاق کے امور پر صرف یہی کامل اختیار رکھتی ہے۔ عقل ضمیر، کلیسیا، رسم و رواج ..... ان میں سے کسی کو بھی پورا اختیار حاصل نہیں ہے۔

(ب) خلوص اور عقیدت سے اِس کے پاس آئیں اور الکتاب کو خود ہمکلام ہونے دیں۔

(ج) جو اِس کے احکام کو مانتے ہیں وُہی اِس کی صداقت کو جانتے اور تصدیق کرتے ہیں۔ یُوحنا ۷ : ۱۷ -

(د) دُعا کے ساتھ۔ بدستُور۔ بالترتیب اور روزانہ اِسے پڑھیں اور اِس کا مُطالعہ کریں۔

(ڈ) اِس کے بیش قیمت حِصّوں کو یاد کریں اور حقیقی خزانہ سمجھ کر دِل میں رکھیں۔ زبُور ۱۱۹: ۱۱۔

سوالات سبق نمبر ۱

(۱) کتابِ مقدّس کے تین القاب بیان کریں۔

۲۔ کتابِ مقدّس کے کتنے مصنّفین تھے؟

۳۔ کتابِ مقدّس کتنے عرصہ میں قلمبند کی گئی تھی؟

۴۔ کتاب مقدّس دُنیا کے کون سے حِصّوں میں قلمبند کی گئی تھی؟

۵۔ کتابِ مقدّس کے مصنّفین کس قسم کے لوگ تھے اور کتابِ مقدّس شروع میں کس زبان میں قلمبند کی گئی تھی؟

۶۔ کتابِ مقدّس کے الفاظ میں الہام کی تعریف کریں۔

۷۔ ہم کتاب مقدّس کو الہامی کتاب کیوں مانتے ہیں؟

۸۔ کتاب مقدّس کا انگریزی میں سب سے پہلا بڑا ترجمہ کب کیا گیا اور کس نے کیا؟

۹۔ اِس کا آخری انگریزی ترجمہ کون سا ہے؟

۱۰۔ ہمیں کتاب مقدّس کو کس طرح استعمال میں لانا چاہئے؟

دُوسرا سبق

کتابِ مُقدّس خُدا کے متعلّق کیا تعلیم دیتی ہے؟

۱۔ تعریفات :۔

(۱) "خُدا ایک لامحدُود اور ابدی رُوح ہے جس میں کُل کائنات اپنا سرچشمہ، سہارا اور انجام پاتی ہے"۔ (سٹرانگ)

(۲) "خُدا ایک لامحدود، ازلی اور ابدی رُوح ہے۔ اُس کی ہستی لاتبدیل ہے۔ وُہ دانا، قادرِ مُطلق، پاک، راست، نیک اور سچا ہے" (ویسٹمنسٹر کیٹیکزم)

۲۔ اُس کی ہستی :۔

(الف) کتابِ مقدّس کے تمام مصنّفین خُدا کی ہستی کو تسلیم کرتے ہیں۔ کوئی بھی اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش نہیں کرتا کہ خُدا موجود ہے صرف "احمق نے اپنے دل میں کہا ہے کہ کوئی خُدا نہیں ہے"۔ زبور ۱:۱۴، ۱:۵۳+

(ب) خُدا کی ہستی کے لئے اثبات اور دلائل :۔

(۱) کُل جہان کا ایمان ہے کہ خُدا ہے۔ کوئی آدمی پیدائشی دہریہ یا مُلحد نہیں ہوتا۔

(۲) کائنات کا نظام، قانون اور اس کا مقصد۔ ایک گھڑی نہ صرف ایک گھڑی ساز ہی کو ثابت کرتی ہے بلکہ اس گھڑی کے ایجاد کرنے والے کو بھی ثابت کرتی ہے۔ یہ گھڑی کسی مقصد کے لئے بنی ہے۔

حاشیہ "کائنات کی پیدائش سے کون کون سی باتیں ثابت ہوتی ہیں اور کون کون سی رَد کی جاتی ہیں؟

(۱) کائنات کی پیدائش خُدا کی ہستی پر دلالت کرتی ہے کہ وُہ ہے اور وُہ سب چیزوں سے قبل تھا اور سب چیزوں سے الگ ہے اور چُونکہ نیستی سے ہستی از خود

نہیں ہوسکتی اس لئے یہ ضروری بات ہے کہ مُسبّب الاسباب کی ابتدا نہ ہو چنانچہ خُدا لاانتہا ہے۔

(۲) کائنات اُس کی قُدرتِ کاملہ پر دلالت کرتی ہے کہ اُس نے آسمان اَور زمین کی تمام چیزوں کو اپنے کلام کی قُدرت اَور اختیار سے خلق کیا۔

(۳) کائنات خُدا کی بے پایاں دانائی پر دلالت کرتی ہے کیونکہ سب باتیں اَور سب چیزیں اچھّی تھیں (پیدائش ۱: ۳۱) اَور اپنے کام کو خُوب انجام دیتی تھیں اَور اَب تک دیتی ہیں۔

(۴) خُدا زمان و مکان سے محدُود نہیں ہے کیونکہ وُہ دونوں سے قبل تھا اَور سب چیزوں کا مُسبّب ہے۔

(۵) کائنات پیدا کی گئی تھی۔ خود بخود نہیں ہُوئی اَور نہ ہی اتّفاقیہ طور پر بن گئی تھی بلکہ یہ بنائی گئی تھی اَور خُدائے واحد نے بنائی تھی۔ اگرچہ وُہ کئی ایک ناموں سے معرُوف و موصُوف ہے۔

(۶) یہ تعلیم ملحد اَور دہریہ لوگوں کے خیالات کو رَدّ کرتی ہے کیونکہ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خُدا ہے۔

(۷) یہ ہمہ اوست کے عقائد کو بھی رَدّ کرتی ہے کیونکہ خُدا سب چیزوں سے پہلے تھا اور سب چیزوں سے مُطلق الگ ہے۔

(۸) یہ قسمت یعنی تقدیر کے عقیدہ کو بھی رَدّ کرتی ہے کیونکہ خُدا نے ازادی اَور اپنی مرضی سے سب کام کیا۔ ابتدا سے خُدا ہے۔ ابتدا سے بھی پیشتر خُدا ہے اگر ہم اپنی ابتدا کو ڈھونڈیں تو خُدا ابتدا ہی میں نظر آتا ہے۔ اگر ہم فلسفہ میں محو ہوں اور اُس کی حقیقت کو ڈھونڈیں تو اُس میں بھی خُدا ہی نظر آتا ہے اگر ہم علم ترکیب زمین پر غور کریں تو اس کے شروع میں بھی خُدا ہی نظر آتا ہے الغرض جہاں کہیں ہم جائیں وہیں خُدا نظر آتا ہے۔ (ملاحظہ ہو زبُور ۱۳۹: ۸-۱۰، عبرانیوں ۱۱: ۳، کُلسیوں ۱: ۱۶، اعمال ۱۷: ۲۸)۔ پس خُدا ایک ازلی و ابدی، خود مختار رُوح

ہے جو مشفق و مہربان ہے اَور جس کی بے پایاں دانائی اور قُدرت سے دُنیا بنی اَور جس کے بے پایاں علم اَور اُس کی نیکی کے سبب سے ہر ایک کام ٹھیک اَور راست ہوتا ہے۔" (ماخوذ از کتاب مصنّفہ پادری ٹی ایل سکاٹ صاحب ڈی۔ ڈی) مترجم

(iii) ہر شے کے پیدا ہونے کا کوئی خاص مقصد ہے۔

(iv) پاک نوشتوں میں۔ مکاشفہ۔ نبوّتیں۔ پروردگاری اَور خُدا کے بارے میں انسان کا تجربہ قلمبند ہے۔

۳۔ خُدا کی ذات:۔

(الف) خُدا رُوح ہے ______ جو نادیدنی، غیر مادی اَور لامحدُود ہے۔ وُہ ہماری جسمانی عقل کے ذریعہ سے سمجھ میں نہیں آسکتا ہے تاہم صرف ہم اُسے رُوح کے وسیلہ سے جان سکتے ہیں (ملاحظہ ہو: یُوحنّا ۴: ۲۴، کُلسیوں ۱: ۱۵، لُوقا ۲۴: ۳۹)۔

(ب) خُدا ایک شخصیت (اقنُوم) ہے اَور وُہ اِس مادی عالم سے الگ ہے۔ وُہ خالق ہے۔ وُہ دیکھتا، کلام کرتا، سِکھاتا، آرام کرتا اَور محبت رکھتا ہے، وغیرہ۔ یہ تمام باتیں ایک شخصیت کی صفات ہیں۔

(ج) خُدا وحدت فی الکثرت ہے۔ اُس کی وحدت میں کثرت ہے وُہ ایک تثلیث فی التوحید ہے۔

(۱) ایک ہی خُدا ہے (ملاحظہ ہو استثناء ۴، یسعیاہ ۴۴: ۶-۸، ۱-تیمتھیُس ۲: ۵)

(۲) خُدا نے اپنے آپ کو تین شخصیتوں (اقانیم) میں ظاہر کیا۔ یہ ایک تثلیث ہے۔ ہم اس کی ماہیت کو دیگر اثبات کے علاوہ ذیل کی باتوں میں بنظرِ عمیق دیکھیں:۔

(i) خُداوند مسیح کے بپتسمہ کے وقت۔ (متّی ۳: ۱۶-۱۷) باپ کلام کرتا ہے بیٹا بپتسمہ پاتا ہے اور پاک رُوح نازل ہوتا ہے۔

(ii) بپتسمہ کا عقیدہ (متّی ۲۸: ۱۹)۔

[illegible]

۳۔ خدا کی صفات

[illegible]

[illegible]

سوالات سبق نمبر ۲

[illegible]

تیسرا سبق

کتابِ مقدّس اِنسان کے متعلّق کیا تعلیم دیتی ہے؟

I - آدم کی پیدائش اَور ابتدائی حالت :-

الف - اُس کی پیدائش -

۱ - آدم خُدا کی ایک خاص پیدائش ہے - (پیدائش ۱ : ۲۶ - ۲۷)

نوٹ :- (۱) عبرانی لفظ "BARA" "بارا" جس کا انگریزی میں ترجمہ "CREATE" (کیری ایٹ) ہے اور اُردو میں اِس کا ترجمہ پیدائش ہے دُنیا کی پیدائش کے باب اوّل میں صرف تین مرتبہ آیا ہے اِس کا مطلب "ہستی میں لانا" یا نیستی سے ہست کرنا ہے -

(۲) پیدائش کی کتاب کے باب اوّل میں ایسی فقط تین پیدائشی کارروائیاں قلمبند ہیں :-

(الف) غیر جاندار چیزیں ——— آسمان اور زمین (آیت ۱)

(ب) جان دار چیزیں ——— حیاتِ حیوانی (آیت ۲۱)

(ج) آدم ——— حیاتِ اِنسانی (آیت ۲۶ ، ۲۷)

(۳) لہٰذا اِنسان اصولِ ارتقا کے مطابق اپنے درجہ پر نہیں پہنچا ———

۲ - اِس عالم میں آدم کا درجہ -

(۱) وُہ تمام مخلوقات سے افضل ہے -

(۲) اِنسان اشرف المخلوقات ہے - اعمال ۱۷ : ۲۸

(۳) اُسے زمین کی تمام چیزوں کا سردار بنایا گیا ہے - اَور وُہ اِن پر اختیار رکھتا ہے (پیدائش ۱ : ۲۶ - ۲۸)

۳ - تمام بنی آدم ایک ہی ——— اِنسانی جوڑے سے پیدا

ہُوئے - (پیدائش ۲ : ۱۵ ، ۱۹ ، ۲۱ - ۲۵ ، ۳ : ۲۰ نیز ملاحظہ ہو :- پیدائش ۵ : ۱ ، اعمال ۱۷ : ۲۶) -

ب - آدم کی ابتدائی حالت :-

(۱) آدم خُدا کی صُورت اَور شبیہ پر بنایا گیا ہے (پیدائش ۱ : ۲۶ - ۲۷ ، ۹ : ۶) - "خُدا نے آدم کو راستبازی اور حقیقی پاکیزگی میں نیک اور خود اپنی صُورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنایا ، تاکہ وُہ پُورے طَور پر خُدائے خالق کو جان سکے ، دِل سے اُس کو پیار کرے اور اُس کا جلال ظاہر کرنے اور اُس کی حمد و ستائش بجالانے کے لئے ابدی خُوشی میں اُس کے ساتھ رہے" (ہیڈل برگ کیٹی کزم)

(۲) آدم کو بولنے ، سوچنے اور سمجھنے کی طاقت حاصل ہے - اُس میں عقل ہے اور وُہ اپنے خیالات کو ظاہر کر سکتا ہے - (پیدائش ۲ : ۱۹ - ۲۰) -

(۳) آدم خُدا کے ساتھ شراکت رکھنے کے قابل تھا اور وُہ خُدا کو جانتا تھا (پیدائش ۱ : ۲۰ - ۳۰ ، ۲ : ۱۶ - ۱۷ ، ۳ : ۹ - ۱۳) -

(۴) آدم کو ایک اخلاقی خُوبی حاصل تھی -

(الف) آدم میں سمجھ اَور عقل تھی جس سے وُہ نیک و بد کی پہچان کر سکتا تھا -

(ب) آدم کو اِحساس اَور شعور حاصل ہے - اُس میں ضمیر ہے جس سے وُہ نیکی اَور بدی میں امتیاز کر سکتا ہے جب وُہ نیکی کرتا ہے تو اُس کی ضمیر خُوشنُودی ظاہر کرتی اَور جب وُہ بدی کرتا ہے تو اُسے سخت ملامت کرتی ہے (پیدائش ۲ : ۸) -

(ج) وُہ فاعل مختار ہے -

(د) اُس میں خُدا کو جاننے اور پیار کرنے کی اہلیت پائی جاتی ہے (ضمیر) پیدائش ۳ :

II - آدم کا گِر جانا :-

الف - آدم کی آزمائش -

(۱) آزمائش کا مقام (پیدائش ۲ : ۸ - ۱۷) پیدائش کے بعد آدم باغِ عدن میں رکھا گیا جو کہ ایک کامل ماحول تھا -

(ii) لفظ "آزمائش" سے کیا مُراد ہے؟ اِس سے مُراد فقط "جانچنا" یا "اِمتحان" کرنا تھا۔ آدم فرد فاعل مختار پیدا کیا گیا اور وُہ فاعل مختار تھا لہٰذا وُہ خُدا کے سامنے وفادار اور فرمانبردار رہ سکتا تھا لیکن وُہ خُدا کی مرضی کی خلاف ورزی بھی کرسکتا تھا۔ اسی طرح یسُوع مسیح بھی آزمایا گیا۔ (متّی ۴: ۱-۱۱)۔

(iii) آزمائش کا مقصد:۔

آدمی پاک خصلت میں پیدا کیا گیا لیکن بدی کے سامنے فقط نیکی کے آزادانہ اور شخصی اِنتخاب ہی کے ذریعہ سے ایک پاکیزہ خصلت ظاہر ہو سکتی تھی۔

(iv) آزمائش یا الٰہی فرمان (پیدائش ۲: ۱۶-۱۷)۔

(ب) نافرمانی کی آزمائش (پیدائش ۳: ۱-۳)

(i) آزمانے والا (پیدائش ۳: ۱) ابلیس نے "سانپ" کو استعمال کیا۔

(ii) آزمایا گیا۔ (پیدائش ۳: ۱-۲) حوّا کو آزمایا اور آدم کے گِرنے سے پہلے حوّا گِر گئی۔

(ج) آدم کا گِر جانا:۔ (پیدائش ۳: ۴-۶)۔

(i) یہ ایک آزادانہ انتخاب تھا۔

(ii) وُہ اقدام جو اُنہیں نافرمانی اور گُناہ تک لے گئے۔

(الف) اُس ماحول میں چلنا پھرنا جہاں آزمائش میں گِرنے کا امکان تھا۔

(ب) آزمائش کے وقت سو جانا۔

(ج) شیطان کی طرف توجّہ دینا۔

(د) خُدا کے کلام اور اُس کی محبت پر شک کرنا۔

(ذ) ممنُوعہ شَے کی طرف دیکھنا اور اُس کے حصُول کے لئے انتہائی خواہش کرنا۔

(د) آدم کے گِرنے کے نتائج:۔

(i) آدم اور حوّا کے گُناہ کے فوری نتائج:۔

(الف) شرمساری اور ندامت کا احساس۔ (پیدائش ۳: ۷)۔

(ب) خوف و ہراس کا اِحساس۔ (پیدائش ۳: ۸)۔

(ج) اپنے اِلزام کو دُوسرے شخص پر ڈالنا۔ (پیدائش ۳: ۱۲-۱۳)۔

(ii) گُناہ پر الٰہی فتوے:۔

(الف) سانپ جو شیطانی آلہ تھا مطعُون ہوتا ہے۔ (پیدائش ۳: ۱۴)۔

(ب) حوّا (پیدائش ۳: ۱۶) اُس کی مادریت کے ساتھ رنج و غم وابستہ ہے۔ وُہ خود اپنے شوہر کے تابع ہے۔

(ج) آدم (پیدائش ۳: ۱۷-۱۹)

کام ایک برکت ہے نہ کہ ایک لعنت۔ لیکن باغِ عدن کا آسان اور سہل کام اب بھاری مشقت کا کام بن گیا ہے۔ (پیدائش ۲: ۱۵)۔ آدم کے سبب سے زمین لعنتی ہُوئی۔ (پیدائش ۳: ۱۷-۱۸)

(د) جسمانی موت دُنیا میں وارد ہُوئی (پیدائش ۳: ۱۹) جسمانی موت کا مطلب رُوح کی جسم سے جُدائی ہے۔

(ڈ) رُوحانی موت:۔ (افسیوں ۲: ۱، ۱-یُوحنّا ۳: ۱۴) رُوحانی موت کا مطلب رُوح کی خُدا سے جُدائی ہے۔

(ذ) ابدی موت (مکاشفہ ۲۰: ۱۴) خُدا سے رُوح کی ہمیشہ کے لئے جُدائی ہے، اگر وُہ رُوح غیر مُعافی کی حالت میں مرتی ہے۔

(iii) آدم کی آیندہ نسل کو آدم کی گِری ہُوئی گُناہ آلُودہ خصلت وِرثہ میں ملی ہے، اور تمام بنی آدم خُدا کی نظر میں گُنہگار ہیں (رومیوں ۵: ۱۲ اور ۱۹)۔

(iv) ایک نجات دہندہ کا وعدہ۔ (پیدائش ۳: ۱۵)۔

ایک نجات دہندہ کے بارے میں یہ پہلا وعدہ ہے کتاب مقدّس کے مکاشفہ میں ازاں بعد جو کچھ واقع ہُوا وُہ ایک پست حال نسل کے لئے اِس الٰہی وعدہ کا کامل اظہار اور اِس کی تکمیل ہے۔

سوالات سبق نمبر ۳

۱۔ انسان کی ابتدائی حالت کیا ہے ؟

۲۔ کس طریق سے انسان کی تخلیق موجودات کی تخلیق سے جُداگانہ ہے ؟

۳۔ کس طرح موجودہ نسلِ انسانی آدم اور حوا سے تعلق رکھتی ہے ؟

۴۔ انسان کی ابتدائی حالت کیا تھی ؟ آپ اُن چار اہم حقائق و کوائف کے نام بیان کریں ؟

۵۔ کیا آدم اوّل خُدا کا فرمانبردار رہ سکتا تھا ؟ کیوں ؟

۶۔ خُدا نے آدم کو اُس کی تخلیق کے بعد کہاں رکھا ؟

۷۔ آدم کو کس نے آزمایا اور کس طرح ؟

۸۔ وُہ پانچ اقدام بیان کریں جن کے باعث آدم گرا ؟

۹۔ آدم کے گُناہ سے کون سے تین نتائج پیدا ہُوئے ؟

۱۰۔ کس طرح خُدا نے اپنی محبت اور رحمت فی الفور گرے ہُوئے آدم پر ظاہر کی ؟

چوتھا سبق

کتابِ مُقدس گُناہ کے متعلق کیا تعلیم دیتی ہے ؟

I ۔ گُناہ کیا ہے ؟

الف ۔ گُناہ کی تعریف ازرُوئے علمِ الٰہیات :۔

(i) ”خُدا کی اخلاقی شریعت سے غیر موافقت رکھنا۔ خواہ عملاً ، ارادتاً یا ظاہراً ہو“۔ (سٹرانگ)

(ii) ”خُدا کی بجائے اپنے آپ کو فوقیت دینا“۔

(iii) ”خُدا کی نسبت محبت کی کمی“۔

ب ۔ گُناہ کی تعریف ازرُوئے کتابِ مُقدس :۔

(i) ”نشان کو کھو دینا“ ــــــ ”ناکام“ رہنا (رومیوں ۳ : ۲۳)۔

(ii) ”خُدا کی شریعت کی مخالفت“ (زبُور ۵۱ : ۱ و ۳)

(iii) ”خُدا کی شریعت کی خلاف ورزی“ (۱۔ یُوحنّا ۳ : ۴)

(iv) ”خُدا کی دُشمنی“ (رُومیوں ۸ : ۷ ــ ۸)۔

II ۔ گُناہ کی عالمگیری :۔

الف ۔ کون گُناہگار ہیں ؟

(i) تمام آدم زاد گُنہگار ہیں۔ ہر زمان و مکان اور نسلِ انسانی ہیں گُنہگار پائے جاتے ہیں ۔ (یسعیاہ ۵۳ : ۶ ۔ ۱۔ یُوحنّا ۱ : ۸ ۔ رُومیوں ۳ : ۱۰ ــ ۱۸ و ۲۳)۔

(ii) تمام آدم زاد طبعی طور پر غضب کے فرزند ہیں ۔ (افسیوں ۲ : ۱ ــ ۳)۔

ب ۔ ہم کب گُنہگار بنتے ہیں ؟

(i) جب ہم سب ایک گناہ آلودہ خصلت میں صورت پکڑتے اور پیدا ہوتے ہیں۔ زبور ۵۱: ۵۔

(ii) جب ہم اپنے پہلے والدین سے یہ گناہ آلودہ خصلت وِرثہ میں پاتے ہیں۔ رومیوں ۵: ۱۲-۲۱+ ۱-کرنتھیوں ۱۵: ۲۱-۲۲۔

(ج) کس حد تک گناہ انسان کی خصلت پر اثر انداز ہو چکا ہے؟

(i) اس کی عقل تاریک ہو چکی ہے۔ افسیوں ۴: ۱۸+ ۱-کرنتھیوں ۲: ۱۴۔

(ii) آدمی کا دِل حیلہ باز (چال باز) اور شریر ہے۔ یرمیاہ ۱۷: ۹-۱۰+

(iii) آدمی کی ضمیر ناپاک ہو چکی ہے۔ طِطس ۱: ۱۵+

(iv) آدمی کا ارادہ کمزور ہو چکا ہے۔ (رومیوں ۷: ۱۸)

(v) آدمی کی باتیں زہر آلودہ ہیں (رومیوں ۳: ۱۳-۱۴)

(vi) آدمی نیکی کی بہ نسبت بدی کی طرف زیادہ راغب ہے۔

نوٹ:۔ گناہ آدمی کے تمام وجود پر اثر ڈال چکا ہے یعنی اُس کی ادراک۔ اُس کے جذبات۔ اور ارادہ پر اثر۔ اور اس لئے اِس سے پیشتر کہ وہ خدا کی بادشاہت کا وارث ہو اُسے نئی پیدائش حاصل کرنا لازمی ہے۔

(د) آدمی کی یہ گناہ آلودہ خصلت اُس کی زندگی اور اُس کے چال چلن سے کس طرح ظاہر ہوتی ہے؟

(i) گناہ آلودہ کاموں کی فہرست طویل اور ہولناک ہے۔ (ملاحظہ ہو:۔ مرقس ۷: ۲۱-۲۳۔ رومیوں ۱: ۲۹-۳۲+ گلتیوں ۵: ۱۹-۲۱)۔

III۔ گناہ کے نتائج:۔

الف۔ گناہ محض ایک کمزوری اور ایک حادثہ ہی نہیں بلکہ یہ ایک ذمہ دارانہ نافرمانی کا ایک عمل ہے۔

ب۔ خدا ہر شخص کو ذمہ دار ہونے کی صورت میں پکڑتا ہے کہ وہ کیا ہے اور کیا کرتا ہے۔ (رومیوں ۲: ۱-۸ و ۱۲+ یوحنا ۳: ۱۸، ۳۶)۔

(ج) گناہ کی سزا موت ہے۔ اِس کا مطلب خدا سے ہمیشہ کے لئے جدائی ہے۔ (متی ۲۵: ۴۶+ رومیوں ۶: ۲۳، تھسلنیکیوں ۱: ۷-۹، مکاشفہ ۲۱: ۸)۔

(د) گناہ اور خطا کی اِس حالت سے چھٹکارا آدمی کی طاقت سے بعید ہے۔ (یرمیاہ ۲: ۲۲، ۱۳: ۲۳+ رومیوں ۳: ۲۰، عبرانیوں ۹: ۲۲)۔

(ڈ) جب تک ہم یسوع مسیح کے وسیلہ سے بخشش حاصل نہ کریں تب تک ہمیں ـــــ اپنے گناہوں کے متعلق اِس سزا کا سامنا کرنا ضروری ہے۔ (یوحنا ۳: ۱۶-۱۸، ۱۴: ۶، اعمال ۴: ۱۲)۔

سوالات سبق نمبر ۲

۱۔ علم الہیات کی رُو سے گناہ کی تعریف کریں؟

۲۔ کتاب مقدس کی رُو سے گناہ کی تین تعریفات ظاہر کریں اور ہر ایک تعریف کے لئے بطور ثبوت ایک حوالہ دیں؟

۳۔ خدا کی نظر میں کون گنہگار ہیں حوالہ دیں؟

۴۔ ہم کس وقت گنہگار بنتے ہیں؟

۵۔ گناہ کے وہ پانچ اثرات جو انسانی فطرت پر اثر کرتے ہیں کیا ہیں؟

۶۔ یہ گناہ آلودہ خصلت کس طرح خود بخود زندگی اور چال چلن میں ظاہر ہوتی ہے؟

۷۔ کیا انسان اپنے گناہوں کا ذمہ دار ہے؟ کیوں؟

۸۔ کیا انسان خود اپنی طاقت سے اپنے آپ کو گناہ کے نتائج سے بچا سکتا ہے؟

۹۔ اگر خدا گناہ معاف نہ کرے تو اس کا کیا اٹل نتیجہ ظاہر ہو؟ حوالہ دیں؟

۱۰۔ وہ کون سی واحد ہستی ہے جو ہمیں گناہ کی سزا سے بچا سکتی ہے؟

پانچواں سبق

کتابِ مقدس خداوند یسوع مسیح کی انسانیت کے متعلق کیا تعلیم دیتی ہے؟

I۔ خداوند یسوع مسیح کی پیدائش مافوق الفطرت ہے:۔

اشارات:۔

اکثر لوگ اس بنیادی صداقت کا انکار کرتے ہیں مثلاً سائنس [illegible] کے پرستار، احمدیت پسند یعنی منکرینِ تثلیث اور یہودی وغیرہ۔ یہ لوگ مسیح کی الوہیت، کفارہ، قیامت اور صعود وغیرہ کا بھی انکار کرتے ہیں۔

(۱) یسوع مسیح کی پیدائش معجزات کی طرح ایک مافوق الفطرت معجزہ ہے۔

(۲) مریم اس کی انسانی ماں تھی۔ وہ اس کی ہڈیوں میں سے ہڈی تھی اور گوشت میں سے گوشت۔

(۳) مقدس یوسف اس کا جسمانی باپ نہ تھا صرف اس کا سوتیلا باپ تھا۔

(۴) تواریخ عالم میں فقط وہی اس فوق الفطرت طریق سے پیدا ہوا۔

ب۔ اس صداقت کا ثبوت:۔

۱۔ مسیحی کلیسیا شروع سے اس صداقت کو تسلیم کرتی ہے۔

الف۔ تمام راسخ الاعتقاد کلیسیائیں اس صداقت کو تسلیم کرتی ہیں۔ ہر ایک پروٹسٹنٹ کلیسیا نے اس صداقت کو تسلیم کیا ہے اور اب تک تسلیم کرتی ہے۔

ب۔ رومی کلیسیا اس کو تسلیم کرتی ہے۔

ج۔ یہ صداقت ایسی قدیم ہے جیسے رسولوں کا عقیدہ "پاک روح کی قدرت سے کنواری مریم سے پیدا ہوا۔"

۲۔ [illegible] اس صداقت کو سکھاتی ہیں۔

الف۔ [illegible] مریم کے [illegible] کا [illegible] ظاہر کرتا ہے۔ لوقا [illegible]

ب۔ متی [illegible] ظاہر کرتا ہے۔ متی [illegible]

[illegible] اس صداقت کا ثبوت دیتے ہیں۔ [illegible]

[illegible]

(۱) [illegible] یسوع مسیح [illegible] پیدائش کا منتظر رہنے کے لئے ہمیں تیار کرتے [illegible] عورت کی نسل کا ذکر کرتا ہے۔ اس آیت میں [illegible] ایک شخص [illegible] صرف عورت ہی کے [illegible] سے پیدا ہوگا [illegible] اس صداقت [illegible]

[illegible]

(۲) [illegible] اس صداقت [illegible] سب سے [illegible] اس کی شخصیت [illegible] چشمہ سے زیادہ [illegible] فوق الفطرت پیدائش کا مطالبہ کرتی ہے۔ اگر وہ [illegible] پیدا ہوتا تو وہ تمام انسانوں کی مانند ہوتا۔ یہ فوق الفطرت پیدائش اس کی زندگی، سیرت، تعلیم، معجزات، موت اور قیامت [illegible] بیان کرتی ہے۔

II۔ خداوند مسیح کی انسانیت کی حقیقت:۔

اگرچہ مسیح [illegible] تاہم وہ اپنی جسمانی زندگی میں حقیقی

اِنسان تھا۔

الف۔ اُسے اِنسانی نام دیئے گئے ہیں۔ (لُوقا ۱: ۱۰)

عہدِ جدید میں ستّر دفعہ اُسے "ابنِ آدم" کہا گیا ہے۔

ب۔ اُس کا انسانی سلسلہ یا نسب نامہ قلمبند ہے۔

(i) مریم اُس کی جسمانی ماں تھی۔ (لُوقا ۲: ۷)۔

(ii) وہ داؤد کی نسل سے پیدا ہُوا۔ (رومیوں ۱: ۳، ۴، ۲-تیمتھیس ۲: ۸)۔

(iii) وہ یہوداہ کے قبیلہ سے تھا۔ (عبرانیوں ۷: ۱۴)

ج۔ وُہ انسانی نشوونما کے قوانین کے ماتحت تھا۔

(i) اُس نے ایک عام بچّے کی مانند نشوونما پائی تھی (لُوقا ۲: ۴۰ و ۵۲)۔

(ii) وُہ سوالات کرتا تھا۔ (لُوقا ۲: ۴۶)۔

(د) اُسے انسانی قیود اور ضروریات کا تجربہ تھا۔

(i) وُہ آزمایا گیا (متّی ۴: ۱-۱۱، لُوقا ۴: ۱-۱۳)

(ii) اُس کو بھُوک لگی۔ (متّی ۴: ۲، ۲۱: ۱۸)۔

(iii) اُس کو پیاس لگی۔ (یُوحنّا ۱۹: ۲۸)

(iv) وُہ تھکا ماندہ ہُوا۔ (یُوحنّا ۴: ۶)

(v) وُہ سویا۔ (متّی ۸: ۲۴)

(vi) اُسے غُصّہ آیا۔ (مرقس ۳: ۵)۔

(vii) وہ رویا۔ (لُوقا ۱۹: ۴۱، یُوحنّا ۱۱: ۳۵)۔

(viii) اُس نے اکثر اوقات دُعا کی۔ (مرقس ۱: ۳۵، لُوقا ۶: ۱۲، عبرانیوں ۵: ۷، وغیرہ)

نوٹ:۔ خُداوند یسُوع مسیح کے متعلق پچّیس دفعہ دُعا کا ذکر آیا ہے۔

(ix) اُس نے جسمانی دُکھ سہا۔ (لُوقا ۲۲: ۴۴)۔

(x) وُہ مر گیا۔ (مرقس ۱۵: ۳۴-۳۷، لُوقا ۲۳: ۴۶)۔

(xi) وُہ دفن کیا گیا۔ (متّی ۲۷: ۵۷-۶۱)۔

نوٹ نمبر ۱۔ توحید پرست یعنی یُونیٹیرین اسکول کی یہ تعلیم ہے کہ خُداوند یسُوع مسیح ایک آدم تھے جو اپنی فرمانبرداری اور پاکیزہ زندگی کے باعث خُدا کا بیٹا بن گیا۔ اگر یہ سچ ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ خُدا نے دُنیا کو دیا ہے اُس سے بڑھ کر دُنیا نے خُدا کو دیا ہے۔ خُدا نے دُنیا کو اپنا بیٹا بخشنے کی بجائے (یُوحنّا ۳: ۱۶) دُنیا سے اپنا بیٹا حاصل کیا ہے۔

نوٹ نمبر ۲۔ کتابِ مقدس بیان کرتی ہے کہ اس ایک اقنوم یسُوع مسیح میں دو ذاتیں ہیں یعنی ایک انسانی فطرت اور ایک الٰہی فطرت۔ دونوں کامل ہیں تاہم ایک ہی اقنوم ہے۔

نوٹ نمبر ۳۔ بائبل مقدس یسُوع مسیح کی اُلُوہیت اور اُس کی انسانیت میں توافق پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتی ہے نہ ہی ہمیں ایسی کوشش کرنی چاہیئے۔ پاک نوشتوں میں توافق پیدا کرنا ہمارا کام نہیں ہے۔ ایماندار کا کام یہ ہے کہ وُہ معلوم کرے کہ کتابِ مقدس کے مختلف حصّے قُدرتی طور سے اور ازرُوئے قواعدِ زبان کیا بیان کرتے ہیں۔ اگر ہم بعض حصّوں میں توافق پیدا نہیں کر سکتے تو ہمیں اُن کو خُدا کا کلام سمجھ کر قبُول کر لینا چاہیئے اور توافق کے سلسلہ کو وسعتِ علم کے سپُرد کرنا چاہیئے۔

بہُت سے لوگ پاک نوشتوں کے ان حصّوں کو نہ سمجھنے کے سبب سے حیران و پریشان ہُوئے ہیں۔ لیکن جہاں تک میرا تجربہ ہے مَیں نے ہمیشہ یہ دیکھا ہے کہ پاک نوشتوں کے وُہی حصّے میرے لئے زیادہ کوفت پیدا کرتے ہیں جن کو مَیں نہیں سمجھتا ہُوں۔

(مارک ٹوین)

حاشیہ:۔ کتابِ مقدس یہ بیان نہیں کرتی ہے کہ خُداوند مسیح کی اُلُوہیت اُس کی انسانیت میں مبدّل ہے اور نہ ہمیں یہ وہم کرنا چاہیئے۔ وُہ ایک دُوسرے میں مخلوط نہیں ہیں۔ اور نہ انسانیت سے اُلُوہیت بدلی ہے اور نہ اُلُوہیت سے انسانیت بدلی ہے۔ انسانیت کی صفات اور ہیں اور اُلُوہیت کی صفات اور ہیں۔ (مترجم)

سوالات سبق نمبر ۵

۱۔ خداوند یسوع مسیح کی پیدائش کس لحاظ سے ایک معجزہ اور ایک فوق الفطرت واقعہ ہے؟

۲۔ کیا خداوند یسوع مسیح کے ایک کنواری سے پیدا ہونے کا عقیدہ کلیسیا میں ایک نئی تعلیم ہے؟

۳۔ خداوند یسوع مسیح کی فوق الفطرت پیدائش انجیل میں کہاں قلمبند ہے؟

۴۔ کیا رسول خداوند یسوع مسیح کی فوق الفطرت پیدائش کو مانتے تھے؟ حوالہ دیں؟

۵۔ عہدِ عتیق کے کون سے نوشتے خداوند یسوع مسیح کی پیدائش پر ایک معجزہ کے امیدوار ہونے میں ہمیں تیار کرتے ہیں؟ حوالہ دیں؟

۶۔ خداوند یسوع مسیح کی زندگی اور سیرت کس طرح ایک معجزانہ پیدائش سے تعلق رکھتی ہے؟

۷۔ کیا خداوند یسوع مسیح حقیقی انسان تھا؟

۸۔ ہم اُس کے انسانی ماں باپ کے متعلق کیا جانتے ہیں؟

۹۔ کیا خداوند یسوع مسیح انسانی نشوونما کے تمام قوانین کے تحت تھا؟ کس طرح؟

۱۰۔ وہ آٹھ انسانی نمود بیان کریں جن میں سے خداوند یسوع مسیح کو جبکہ وہ انسان تھا گذرنا پڑا؟

چھٹا سبق

کتابِ مقدس یسوع مسیح کی اُلوہیت کے متعلق کیا تعلیم دیتی ہے؟

اشارات:۔

(۱) موجودہ زمانے میں اکثر لوگ خداوند مسیح کی اُلوہیت کے منکر ہیں۔ مثلاً وہ لوگ جو ذیل کی تعلیمات کو مانتے ہیں:۔

کرسچین سائنس (Christian Science)

رسلزم (Russaleism) یونیٹیرین ازم (uniterinism)

یا ماڈرن ازم (Moderinism).

(۲) خداوند یسوع مسیح کی اُلوہیت کی تعلیم مسیحی بشارت کی بنیادی حقیقت ہے۔

(الف) اگر خداوند یسوع مسیح میں اُلوہیت نہیں تو وہ بے گناہ نہیں تھا۔

(ب) اگر وہ بے گناہ نہیں تھا تو وہ ہمارے گناہ کے لئے کفارہ نہیں دے سکتا تھا۔

(۳) اُس کی اُلوہیت کی نسبت پاک نوشتوں میں صاف طور پر تعلیم دی گئی ہے۔

۱۔ یسوع مسیح کو الٰہی ناموں سے منسوب کیا گیا ہے:۔

(الف) وہ خدا کے نام سے منسوب ہے:۔ متی ۱: ۲۳، یوحنا ۱: ۱، ۲۰: ۲۸۔ طیطس ۲: ۱۳۔

حاشیہ۔ (۱) رسل ازم یہوواہ وٹنس کی تعلیم کا دوسرا نام ہے۔

(۲) کرسچن سائنس مسیحیت کا ایک فرقہ ہے جو بذریعہ مسیحی روحانیت علاج و معالجہ کا قائل ہے۔

(۳) یونیٹیرین ازم کا مطلب ہے توحید پرست یا موحدین کی تعلیم۔ یہ فرقہ تثلیث سے انکار کرتا ہے۔

(۴) موڈرن ازم کا مطلب ہے مذہبی عقائد میں جدت پسندی۔

(ب) خُدا کا بیٹا بطور نام کے [illegible] کی طرف منسوب کیا گیا۔ متی [illegible] وغیرہ۔

(ج) خُدا کا کلام بطور نام کے [illegible] کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ یوحنا [illegible]

(د) خُدا کے دیگر نام اُس کی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ مثلاً خُداوند (اعمال ۹: ۳۳)۔ قدوس (اعمال ۳: ۱۴) وغیرہ وغیرہ۔

۲۔ اُس سے الٰہی کام منسوب کیے گئے ہیں:۔

(الف) وہ تمام چیزوں کا خالق ہے۔ یوحنا ۱: ۳۔ کلسیوں ۱: ۱۶۔

(ب) وہ تمام چیزوں کا مالک اور زندگی بخشنے والا ہے یعنی کہ تخلیقت تمام الٰہی کام اُس سے منسوب ہیں (زبور ۱۰۲، کلسیوں ۱: ۱۷، عبرانیوں ۱: ۳)۔

(ج) اُسے گناہوں کی معافی دینے کا اختیار ہے۔ مرقس ۲: ۵-۱۰۔ لوقا ۷: ۴۸ اُسے زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔

۳۔ خُداوند مسیح سے الٰہی صفات منسوب ہیں:۔

(الف) وہ ازل سے موجود ہے۔ یوحنا ۱: ۱؛ ۸: ۵۸۔

(ب) وہ لاتبدیل ہے۔ عبرانیوں ۱۳: ۸۔

(ج) الوہیت کی ساری معموری اُس میں مجسم ہو کر سکونت کرتی ہے۔ کلسیوں ۲: ۹۔

۴۔ خُداوند مسیح سے الٰہی اوصاف منسوب ہیں:۔

(الف) وہ سب کام کرنے پر قادر ہے:۔

(۱) اُسے تمام بیماریوں پر قدرت ہے۔ لوقا ۴: ۳۸-۴۱ وغیرہ۔

(۲) اُسے بدروحوں پر اختیار ہے۔ لوقا ۴: ۳۳-۳۶، ۴۱۔

(۳) اُسے قدرت کی طاقتوں پر اختیار ہے۔ متی ۸: ۲۶-۲۷؛ ۱۴: ۲۲-۳۳۔

(۴) اُسے موت پر اختیار ہے۔ [illegible]

(۵) اُسے تمام چیزوں پر قدرت حاصل ہے۔ [illegible]

(ب) اُسے سب چیزوں کا علم ہے:۔

یوحنا [illegible] متی [illegible] یوحنا [illegible]۔ اس قسم کے ایک سو تیرہ حوالہ جات پاک کلام میں پائے جاتے ہیں۔

۵۔ خُداوند یسوع مسیح کی الوہیت کی تصدیق اور چند شہادتیں:۔

[illegible] اُس کی الوہیت کی گواہی دی:

(الف) خُدا باپ نے خود۔ متی ۳: ۱۷ [illegible]۔

(ب) فرشتوں نے کی۔ لوقا [illegible] وغیرہ۔

(ج) یوحنا بپتسمہ دینے والے نے کی۔ یوحنا [illegible]۔

(د) [illegible] شاگردوں نے کی۔ متی [illegible]۔ یوحنا [illegible]۔ متی [illegible]۔

(ہ) دشمنوں نے کی۔ مثلاً یہوداہ اسکریوتی۔ متی ۲۷: ۳-۴۔ اُس کو صلیب دینے والوں نے کی۔ متی ۲۷: ۵۴۔

(و) صلیب پر ڈاکو نے کی۔ لوقا ۲۳: [illegible]۔

۶۔ خُداوند یسوع مسیح سے الٰہی عبادت منسوب ہے:۔

خُداوند یسوع مسیح نے [illegible] بات کی اجازت دی کہ لوگ اُس کی پرستش کریں:۔

(الف) اپنی خدمت کے دوران میں۔ متی ۱۴: ۳۳۔

(ب) مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد۔ متی ۲۸: ۹ وغیرہ۔

(۱) اُس کی طرف دُعا منسوب کرنی چاہئے۔ [illegible]

(۲) خُدا کی مانند اُس کی بھی پرستش کرنی چاہئے۔ (عبرانیوں ۱: ۶ — فلپیوں ۲: ۱۰-۱۱)

۷۔ خُداوند یسُوع مسیح خُدا ہونے کا مدعی تھا :۔

خُداوند یسُوع مسیح یا خُدا ہے یا وُہ نیک شخص نہیں۔ خُداوند مسیح اِس بات کا مدعی تھا کہ :۔

(الف) اُسے " زمین پر گُناہ مُعاف کرنے کا اختیار ہے "۔

(ب) کہ سچی دُعا اُس کے نام سے مانگی جا سکتی ہے۔ (متی ۹: ۲ - ۶)

" اگر میرے نام سے مجھ سے کچھ چاہو گے تو میں وُہی کروں گا "۔

(یُوحنا ۱۴: ۱۳ - ۱۴)۔

(ج) کہ وُہ بے گُناہ تھا :۔ (یُوحنا ۸: ۴۶)

(د) کہ دُنیا کے آخر میں وُہ سب مُردوں کو زندہ کرے گا۔ جس طرح باپ مُردوں کو اُٹھاتا اور زندہ کرتا ہے اُسی طرح بیٹا بھی جنہیں چاہتا ہے زندہ کرتا ہے .... اُس نے عدالت کا سارا کام بیٹے کے سپرد کیا ہے۔ یُوحنا ۵: ۲۱ - ۲۵ و ۲۸، ۱۱: ۲۵ - آخری روز وُہ تمام دُنیا کا مُنصف ہوگا۔ یُوحنا ۵: ۲۲ -

(i) وُہ " یہوواہ چوپان " تھا۔ زبُور ۲۳ - یُوحنا ۱۰: ۱۱، ۱۴+

(ii) وُہ اور خُدا باپ ایک ہی شخصیت ہے۔ یُوحنا ۱۰: ۳۰ و ۱۴: ۸ - ۱۰ و ۱۷: ۲۱ - ۲۴ -

(iii) وُہ اہلِ یہُود کا مسیح موعُود تھا۔ وُہ سنہیڈرن کے وجُود میں آنے سے پہلے تھا۔ متی ۲۶: ۶۲ - ۶۶ - وُہ پیلاطُس سے پہلے موجُود تھا۔ لوقا ۲۳: ۲ - ۳ -

(iv) وُہ ابدی تھا۔ " میں ہُوں "۔ یُوحنا ۸: ۵۸ -

بات نہیں ہو سکتی۔

۸ - خُداوند یسُوع مسیح مجسّم ہونے سے قبل موجُود تھا :۔

الف - کتابِ مقدّس کے مصنّفین کا یہ بیان ہے کہ وُہ موجُودات کے وجُود میں آنے سے پہلے موجُود ہے۔ وُہ تمام مخلُوقات سے پہلے مولُود ہے۔ (یُوحنا ۱: ۱ - ۵ و ۱۴، ۱۸ - عبرانیوں ۱: ۲ - ۳ کلسیوں ۱: ۱۳ - ۱۷ -

ب - اُس نے دعویٰ کیا کہ اپنی ولادت سے قبل موجُود تھا۔

" اور اب اے باپ! تو اُس جلال سے جو میں دُنیا کی پیدائش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا مجھے اپنے ساتھ جلالی بنا دے "۔ یُوحنا ۸: ۵۲ - ۵۹ و ۱۷: ۵ و ۲۴ -

---

سوالات سبق نمبر ۶

۱ - موجُودہ زمانے میں کون سے لوگ خُداوند یسُوع مسیح کی اُلوہیت کے مُنکر ہیں ؟

۲ - کیا خُداوند یسُوع مسیح کی شخصی اُلوہیت انجیل کے سلسلے اہم ہے ؟

۳ - پاک نوشتوں میں کون سے الٰہی نام خُداوند یسُوع مسیح سے منسُوب ہیں ؟

۴ - پاک نوشتے کون سا الٰہی کام خُداوند یسُوع مسیح سے منسُوب کرتے ہیں ؟

۵ - کون سی الٰہی صفات خُداوند یسُوع مسیح سے منسُوب ہیں ؟

۶ - وُہ پانچ باتیں بیان کریں جن پر خُداوند یسُوع مسیح کامل اختیار رکھتا تھا جب کہ وُہ اِس دُنیا میں تھا ؟

۷ - خُداوند یسُوع مسیح کی اُلوہیت کے پانچ گواہوں کے نام بتائیں ؟

۸ - کیا خُدا کی مانند خُداوند یسُوع مسیح کی پرستش کرنا روا ہے ؟

۹ - جب خُداوند یسُوع مسیح اِس دُنیا میں تھا تو اُس نے اپنی اُلوہیت کے متعلق کچھ دعوے کئے۔ وُہ دعوے بیان کریں ؟

۱۰ - اگر خُداوند یسُوع مسیح خُدا نہیں ہے تو پھر وُہ کیا ہو سکتا ہے ؟

ساتواں سبق

کتابِ مُقدّس خُداوند یسُوع مسیح کی مَوت کے متعلق کیا تعلیم دیتی ہے؟

۱- پاک نوشتوں میں اُس کی اہمیت :-

(الف) نئے عہد نامہ میں ایک سو ستّر سے زیادہ مرتبہ خُداوند یسُوع مسیح کی مَوت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ متّی۔ مرقس۔ لُوقا اور یُوحنّا ان چاروں اناجیل کے ایک چوتھائی حصّے سے زیادہ حصّہ یعنی اُن کے نواسی ابواب میں سے اُنتیس (۲۹) ابواب خُداوند یسُوع مسیح کی مَوت اَور قیامت کے واقعات کے لئے وقف ہیں۔

(ب) یسُوع مسیح کی مَوت، اُس کے تجسّم کے لئے ایک سب سے اعلیٰ دلیل تھی۔

(۱) وُہ خُدا کو انسان پر ظاہر کرنے کے لئے آیا تھا۔ یُوحنّا ۱: ۱۸ ، ۱۴: ۹ ، عبرانیوں ۱: ۱-۲ +

(۲) وُہ انسانی فطرت کو ظاہر کرنے کے لئے آیا، کیونکہ وُہ خُدا کا معیاری انسان یا کامل ہونے کی حیثیت سے ہمیشہ اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے نجات یا کفارہ حاصل کی ہے سب سے افضل نمونہ ہے۔ ۱-پطرس ۲: ۲۱ -

(۳) اُس کے تجسّم کا خاص مقصد یہ تھا کہ وُہ ہمارے گُناہوں کا ایک کفارہ ہو۔ متّی ۱۶: ۲۱ ، ۲۰: ۲۸ ، لُوقا ۲۴: ۲۵-۲۷ ، عبرانیوں ۲: ۱۴ -

(پ) عشائے ربانی میں اس واقعۂ عظیم کو یاد کیا جاتا اور منایا جاتا ہے۔ متّی ۲۶: ۲۶-۲۸ ، ۱-کرنتھیوں ۱۱: ۲۳-۲۶ -

(ج) یہ انجیلِ مُقدّس کی دو بُنیادی صداقتوں میں سے ایک ہے اور وُہ یہ کہ اُس نے ہمیں حُکم دیا کہ تمام دُنیا میں جا کر اُس کی مُنادی کریں (مرقس ۱۶: ۱۵-۱۶)

۱-کرنتھیوں ۱۵: ۱ ، ۳ ، ۴ -

۲- خُداوند یسُوع مسیح کی مَوت کا مفہوم اَور مقصد :-

(الف) خُداوند یسُوع مسیح دُوسروں کے گُناہوں کی خاطر مُؤا۔ یسعیاہ ۵۳: ۵-۶ ، ۱۱-۱۲ ، رُومیوں ۵: ۶-۸ ، ۱-کرنتھیوں ۱۵: ۳ ، ۱-پطرس ۲: ۲۴ ، ۳: ۱۸ -

(ب) خُداوند یسُوع مسیح نے اپنی جان گُناہ کے بدلے ایک "فدیہ" کے طَور پر دی۔ متّی ۲۰: ۲۸ ، ۱-کرنتھیوں ۶: ۲۰ ، ۱-پطرس ۱: ۱۸-۱۹ + لفظ "فدیہ" کا مطلب ایک چیز کے بدلے دُوسری چیز دینا یا لینا ہے۔ وُہ روپیہ جو مخلصی کے لئے دیا جاتا ہے۔ وُہ زندگی جو دُوسرے کے عِوض قُربان کی جاتی ہے۔ کسی شے یا شخص کو اُس قیمت کے ادا کرنے کے ذریعہ سے چُھڑانا جس کے لئے وُہ شے یا شخص مقید ہے چُنانچہ یسُوع مسیح کی مَوت ایک قیمت تھی جو اوروں کو مَوت سے چُھڑانے کے لئے ادا کی گئی تھی۔

(ج) خُداوند یسُوع مسیح کی مَوت ہمارے گُناہوں کا ایک کفارہ تھی۔ رُومیوں ۳: ۲۵ ، ۱-یُوحنّا ۲: ۲ ، ۴: ۱۰ -

نوٹ :- لفظ "کفّارہ" کا مطلب "رحم گاہ" یا "پوشش" ہے۔ "صلیب وُہ مقام ہے جہاں خُدا کے عدل اور اُس کی محبت کا اِتصال ہُوا تھا۔ یہ وُہ مقام ہے جہاں گُنہگار انسان ایک راستباز خُدا کے دیئے سے خُدا کی راستبازی کو متاثر کئے بغیر مُعاف کیا جا سکتا ہے۔" (ولیم ایونز)

(د) یسُوع مسیح کی مَوت گُنہگاروں کے لئے ایک "عوضانہ" تھا۔ ۲-کرنتھیوں ۵: ۲۱ ، طِطُس ۲: ۱۴ - ۱-پطرس ۲: ۲۴ (یسعیاہ ۵۳: ۶) افسیوں ۵: ۲ -

لفظ "عوضانہ" کا مطلب ہے کہ کوئی ایسی بات جو ہم پر واقع ہونی چاہیے تھی اُس پر واقع ہُوئی۔ چُونکہ یہ اُس پر واقع ہُوئی لہٰذا اب ہم پر واقع ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یسُوع مسیح نے ہمارا حساب بیباق کر دیا۔"

(ڈ) خُداوند یسُوع مسیح خُدا کے ساتھ ہمارا میل ملاپ کرانے کے لئے کفارہ ہُوئے۔

(۲ کرنتھیوں ۵ : ۱۸ - ۱۱)
لفظ "میل ملاپ" سے مُراد اُس الٰہی شراکت اور خوشنودی میں بحال ہونا ہے جو ہم گناہ کے سبب سے کھو چکے تھے۔ خُدا نے خود اپنے بیٹے کے وجود میں اُن تمام رکاوٹوں کو دُور کر دیا، جو اُس کے اور ہمارے درمیان پائی جاتی تھیں تاکہ ہم اُس کے ساتھ صُلح کریں، اور الٰہی خوشنودی کو دوبارہ حاصل کریں۔ اِس طرح خُدا اپنے بیٹے کی معرفت ہر ایک ایمان دار کا دوبارہ "باپ" بن جاتا ہے۔

۳۔ خُداوند یسُوع مسیح نے کِس کی خاطر جان دی؟

(الف) خُداوند یسُوع مسیح کی مَوت تمام دنیا کے لئے تھی۔ (یوحنا ۱ : ۲۹، ۱ یوحنا ۲ : ۲)
(ب) خُداوند یسُوع مسیح بے دینوں — یعنی — ہر طرح، ہر درجہ اور ہر حالت کے گنہگاروں کے لئے مُوا۔ (رومیوں ۵ : ۶ - ۱۰ + ۱ تیمتھیُس ۱ : ۱۵ - لوقا ۱۹ : ۱۰)
(ج) خُداوند یسُوع مسیح کی مَوت صرف اُن کے لئے تاثیر بخش ہے جو اُس پر ایمان رکھتے ہیں یعنی کلیسیا۔ یُوحنا ۳ : ۱۶ - اعمال ۱۶ : ۳۱ - افسیوں ۵ : ۲۵ - ۲۷ - ۱ تیمتھیُس ۴ : ۱۰) -

۴۔ خُداوند یسُوع مسیح کی مَوت کے وسیلہ سے برکات حاصل ہوئیں :-

(الف) ایمان دار لوگ گناہ سے پاک و صاف کئے جاتے ہیں۔ (۱ یوحنا ۱ : ۷ - مکاشفہ ۱ : ۵) -
(ب) ایمان داروں کو گناہ سے مُعافی حاصل ہوتی ہے (متی ۲۶ : ۲۸ - افسیوں ۱ : ۷)
(ج) ایمان دار خُدا کے حضُور راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں (رومیوں ۳ : ۲۴، ۵ : ۱، ۹) -
"راستباز ٹھہرائے جانے" کا مطلب یہ ہے کہ ایک مجرم شخص کو خُدا کے سامنے ایسا راست باز شمار کرنا ہے کہ گویا اُس نے کبھی گناہ کیا ہی نہ تھا۔ وہ اب بری ہے، اور راستباز ٹھہرایا گیا ہے۔
(د) ایمان دار خُدا کی خریدی ہوئی مِلکیت بن گئے ہیں۔ (اعمال ۲۰ : ۲۸ + ۱ کرنتھیوں

۶ : ۲۰، ۷ : ۲۳، ۱ پطرس ۱ : ۱۸ - ۱۹)
(ڈ) ایمان داروں میں خُدا کے تخت کے پاس پہنچنے کے لئے دلیری پائی جاتی ہے۔ خُدائے پاک کا تخت پاک ایک فضل کا تخت بن گیا ہے۔ (رومیوں ۵ : ۱ - ۲، عبرانیوں ۴ : ۱۶، ۱۰ : ۱۹ - ۲۲) -
(ذ) ایمان داروں کو الٰہی خاندان میں فرزند بننے کا حق بخشا گیا ہے۔ (یوحنا ۱ : ۱۲ - ۱۳، رومیوں ۸ : ۱۴ - ۱۶، افسیوں ۱ : ۴ - ۷) -
(ر) ایمان داروں کو یہ یقین حاصل ہے کہ ایک دن آئیگا جب وہ اُس کی قُربت میں ہونگے اور ہمیشہ اُس کے ساتھ رہینگے۔ (۱ تھسلنیکیوں ۴ : ۱۶، ۱۷ : ۵، ۱۰، مکاشفہ ۷ : ۱۴ - ۱۵) -

---

سوالات سبق نمبر ۲

۱۔ آپ کو کیسے معلوم ہے کہ خُداوند یسُوع مسیح کی مَوت نہایت اہم ہے؟
۲۔ خُداوند یسُوع مسیح کے مجسم ہونے کے تین اسباب بیان کریں؟
۳۔ عشائے ربانی میں ہم کس بات کو یاد کرتے ہیں؟
۴۔ خُداوند یسُوع مسیح کی مَوت کا الٰہی مفہوم اور مقصد کیا ہے؟
۵۔ لفظ "عوضانہ" کی تشریح کریں اور پاک کلام سے دو حوالہ جات بطور ثبوت کے پیش کریں؟
۶۔ کیا بنی آدم خُداوند یسُوع مسیح ہی کے وسیلہ سے نجات حاصل کرینگے؟
۷۔ کیا ایک گنہگار خُداوند یسُوع مسیح کی نجات بخش قدرت کی قوت سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہے؟ حوالہ دیں؟
۸۔ خُداوند یسُوع مسیح کی مَوت کے وسیلہ سے گنہگار کس طرح بچ سکتا ہے؟ حوالہ دیں؟
۹۔ زندگی کی دو یا پانچ اہم برکات بیان کریں جو ہم خُداوند یسُوع مسیح پر ایمان لانے سے حاصل کر سکتے ہیں؟
۱۰۔ آپ خُداوند یسُوع مسیح کی مَوت سے کیا سمجھتے ہیں؟

ظہور نہ تھا لیکن یہ حقیقی معنوں میں قیامت نہ تھی۔ (لوقا ۲۴: ۳۶-۴۳)۔

(ج) کہ یہ وُہی جسم ہے۔ (یوحنا ۲۰: ۲۴-۲۸)۔

(د) اگرچہ یہ جسم وُہی تھا تاہم اُس جسم میں الٰہی طاقت اور خوبیاں پائی جاتی تھیں جو موت سے پہلے اُس میں نہ تھیں۔

(۱) وُہ اب اُس شریعت کے ماتحت نہ تھا جو ہر شے پر مسلط ہے۔ (یوحنا ۲۰: ۱۹)

(۲) خُداوند یسُوع مسیح نظروں سے غائب ہو سکتا تھا۔ لُوقا ۲۴: ۳۱-۳۔ اعمال ۱: ۹

(ڈ) اُس کا جسم جو مُردوں میں سے جی اُٹھا تھا غیر فانی تھا (رومیوں ۶: ۹-۱۰۔ مکاشفہ ۱: ۱۸)۔

۳۔ خُداوند یسُوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے (قیامت) کے ثبوت:۔

سوال:۔ اِس بات کا کیا ثبوت ہے کہ یہ معجزہ تواریخی طور سے درست ہے اور سچا ہے

جواب:۔ الف۔ وُہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد کم از کم تیرہ ۱۳ مرتبہ پانچ سَو ۵۰۰ سے زیادہ لوگوں کو دِکھائی دِیا۔

(۱) یہ وُہ لوگ تھے جو خُداوند یسُوع مسیح کو گہرے طور پر جانتے تھے، اور اِس لئے وُہ یقیناً اُس کو پہچان سکتے تھے۔

(۲) اِن چشم دید گواہوں کی ایک بڑی بھاری جماعت تھی وُہ بعض اوقات ایک کو یا دس کو دِکھائی دِیا اور ایک مرتبہ فی الفور پانچ سَو ۵۰۰ آدمیوں پر ظاہر ہُوا۔ (۱-کرنتھیوں ۱۵: ۳-۹)۔

(۳) اُن کے پاس طرح طرح کے تجربات تھے۔ اُنہوں نے اُس کی قبر کو خالی دیکھا۔ اُنہوں نے فرشتوں کو دیکھا جنہوں نے اِس بات کی خبر دی کہ وُہ جی اُٹھا ہے۔ اُنہوں نے اُس کو دیکھا اور اُس سے بات چیت کی۔

(۴) یہ وُہ آدمی تھے جن کو خُداوند یسُوع مسیح کے دوبارہ زندہ ہونے کی اُمید نہ تھی۔ (لُوقا ۲۴: ۸-۱۲۔ یوحنا ۲۰: ۲۴-۲۵)۔

(۵) اُنہوں نے سخت اذیتیں اور مُصیبت اُٹھا کر اِس خوشخبری کی منادی کی۔

(ا) ۱- کرنتھیوں ۲: ۹ - ۱۳ + ۲- تمتھیس ۴: ۶ - ۸ -

(ب) خالی قبر اور اُس کا واقعہ: - لوقا ۲۴: ۱ - ۳ + متی ۲۸: ۱۱ - ۱۵ -

(ج) اُس کے کفن کی حالت: - یوحنا ۲۰: ۳ - ۸ -

(د) اُس کے شاگردوں کی ہیئت بدل گئی: -

(i) خداوند یسوع مسیح کے جی اُٹھنے سے پہلے وہ کمزور اور خوف زدہ تھے۔ (لوقا ۲۳، ۲۴ ابواب)۔

(ii) خداوند یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کے سات ہفتے بعد وہ مسیح کی قیامت کے دلیر اور نڈر اور دائمی گواہ مبشر بن گئے (اعمال ۲: ۲۲ - ۳۶، ۳: ۴ - ۱۵، ۴: ۱۸ - ۲۰، ۵: ۲۹ - ۳۲)۔

(iii) اگر مسیح مُردوں میں سے زندہ نہیں ہُوا تو شاگردوں میں یہ تبدیلی کیسے پیدا ہو گئی؟

(ڈ) ہفتے کا دن جو آرام اور سبت کا دن تھا ہفتے کا پہلا دن بن گیا۔ اِسے کس نے تبدیل کیا ہے؟ نئے عہد نامہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ یہودیوں نے اِس دن کو تبدیل کیا اور اس کو "خداوند" کا دن کہا۔

(ر) مسیحی کلیسیا: - یہ جماعت اُن شاگردوں کی منادی کے ذریعہ سے وجود میں آئی جو پہلے شکستہ دل تھے لیکن اِس کے بعد اُن کی ہیئت بدل گئی۔ وہ دلیر ہو گئے اور اُنہوں نے خداوند یسوع مسیح کی موت، اُس کے جی اُٹھنے اور آسمان پر اُٹھائے جانے کے بارے میں منادی کی لوگوں نے اُن کے پیغام کو قبول کیا۔ وہ دُعا، عبادت اور شراکت کے لئے جمع ہوتے تھے۔ اِس طرح کلیسیا وجود میں آئی اور خداوند یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے سے پیدا ہوئی۔

(ز) نیا عہد نامہ: - اگر خداوند یسوع مسیح قبر میں ہی رہتا تو اُس کی زندگی کا احوال بھی نہیں رہتا۔ خداوند یسوع مسیح کے جی اُٹھنے سے یہ نوشتے وجود

میں آئے"۔ "نیا عہد نامہ قیامت نامہ ہے"۔ (ولیم ایونز)

۴- یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے نتائج: -

الف- اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح ابن خدا ہے (رومیوں ۱: ۴)۔

ب- اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ گنہگاروں کے لئے خداوند یسوع مسیح میں پوری معافی اور راستبازی پائی جاتی ہے۔ (رومیوں ۴: ۲۵)۔

ج- اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام ایماندار دوبارہ جی اُٹھینگے۔ (یوحنا ۱۴: ۱۹، ۱- تھسلنیکیوں ۴: ۱۳ - ۱۸)۔

د- اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام غیر ایماندار بھی دوبارہ جی اُٹھینگے۔ (یوحنا ۵: ۲۸ - ۲۹، ۱- کرنتھیوں ۱۵: ۲۲)۔

ڈ- اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ آخرکار خدا یسوع مسیح کی معرفت دُنیا کی عدالت کریگا۔ (یوحنا ۵: ۲۲ - ۲۷، اعمال ۱۷: ۳۱)۔

سوالات سبق نمبر ۸

۱- آپ کو کیسے معلوم ہے کہ خداوند یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کی حقیقت ایک اہم چیز ہے؟

۲- کیا خداوند یسوع مسیح کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا انجیل مقدس اور ہماری نجات کے لئے بنیادی ہے؟

۳- پاک نوشتوں کی رُو سے انجیل (خوشخبری) کی ایک تشریح کریں اور حوالہ دیں؟

۴- خداوند یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی کیا حقیقت تھی؟

۵- خداوند یسوع مسیح نے اپنے آپ کو مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد کتنی بار اور کتنے لوگوں پر ظاہر کیا؟

۶- ایسے اہم واقعہ کی نسبت وہ لوگ کس طرح مستند گواہ تھے؟

۷- خداوند یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے متعلق سات آخری اثبات بیان کریں؟

۸- خداوند یسوع مسیح کے کفن کی حالت کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

۹- خداوند یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے سے اُس کے شاگردوں پر کیا اثر پڑا؟

۱۰- خداوند یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے باعث کونسی تین صداقتوں کا یقین دلایا گیا ہے؟

نواں سبق

کتابِ مُقدّس خُداوند یسُوع مسیح کے صعُود کے متعلّق کیا تعلیم دیتی ہے؟

I ۔ خُداوند یسُوع مسیح کے آسمان پر اُٹھائے جانے کی حقیقت :۔

الف ۔ خُداوند یسُوع مسیح اپنے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے چالیس دن بعد آسمان پر اُٹھایا گیا ۔ (مرقس ۱۶: ۱۹، لُوقا ۲۴: ۵۰ ۔ ۵۱) ۔

ب ۔ شاگردوں نے اُسے آسمان پر جاتے دیکھا اور اُس کا بدن جو مُردوں میں سے جی اُٹھا تھا آسمان پر اُٹھایا گیا ۔ (اعمال ۱: ۹ ۔ ۱۱، ۷: ۵۵ ۔ ۵۶) ۔

ج ۔ اُسے خُدا کے دہنے ہاتھ بیٹھنے کی سرفرازی بخشی گئی ۔ (رُومیوں ۸: ۳۴ ۔ افسیوں ۱: ۲۰ ۔ ۲۱ ۔ فلپیوں ۲: ۹ ۔ ۱۱، عبرانیوں ۱: ۱ ۔ ۳) ۔

د ۔ نئے عہد نامہ میں تیس سے زیادہ مرتبہ یہ حقیقت بیان کی گئی ہے ۔

II ۔ یسُوع مسیح کے آسمان پر اُٹھائے جانے کی ضرُورت :۔

الف ۔ پُرانے عہد نامہ میں اس بات کے بارے میں پیش گوئی کی گئی تھی ۔ (زبُور ۲۴، زبُور ۶۸: ۱۷ ۔ ۱۸ اور زبُور ۱۱۰) ۔

ب ۔ خُداوند یسُوع مسیح نے خود یہ پیش گوئی کی تھی ۔ (یُوحنا ۱۴: ۱ ۔ ۲، ۱۹، ۱۶: ۴، ۵ اور ۱۶ ۔ ۱۷، ۲۸، ۲۰: ۱۷ ۔ ۱۸) ۔

ج ۔ خُداوند یسُوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے جلال نے بھی اس امر کو لازمی قرار دیا ۔ اس کے سبب سے بھی آسمان پر اُٹھایا جانا لازمی تھا اور یہ کہ اُس کے آسمان پر جانے سے ہمیں تعجب نہیں کرنا چاہئے اگر ہم اس بات کو یاد رکھیں کہ

(i) وُہ آسمان سے آیا تھا ۔ (یُوحنا ۱۶: ۲۸) ۔

(ii) کہ اُس کا جلالی بدن یہاں نہیں رہ سکتا تھا ۔ (یُوحنا ۲۰: ۱۷) ۔

(iii) کہ وُہ الُوہیت اور بے گُناہ شخصیت کا مالک تھا وغیرہ ۔

د ۔ خُداوند یسُوع مسیح کے آسمان پر جانے ہی سے رُوح القُدس نازل ہونا تھا ۔ (یُوحنا ۱۶: ۷ ۔ ۱۰) ۔

نوٹ :۔ خُداوند یسُوع مسیح کی حیثیت تثلیث میں "اقنوم ثانی" اب دُنیا میں کام ختم تھا اور رُوح القُدس نے جو تثلیث کی اقنوم ثالث ہے، دُنیا میں یہ کام جاری رکھنا تھا ۔ دریں اثنا خُداوند یسُوع مسیح کا کام آسمان پر جاری رہنا تھا ۔

III ۔ خُداوند یسُوع مسیح کے صعُود اور سرفرازی کی برکات :۔

الف ۔ وُہ عالمگیر پرستش کا موضُوع اور مقصد بن گیا ہے ۔ وُہ عبادت کا ایک مقامی نہیں بلکہ عالمگیر معبُود ہے تاکہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں اُس سے دُعا کر سکیں ۔ (متی ۲۸: ۱۸ ۔ ۲۰) ۔

ب ۔ رُوح القُدس نازل ہُوا ۔ (یُوحنا ۱۶: ۷ ۔ ۸، اعمال ۲: ۱ ۔ ۴)

ج ۔ وُہ ہمارا پیشرو بن کر آسمان پر گیا ۔ (عبرانیوں ۶: ۲۰) ۔

د ۔ وُہ اپنے لوگوں کی خاطر ایک جگہ تیار کرنے کے لئے وہاں موجُود ہے ۔ (یُوحنا ۱۴: ۱ ۔ ۲) ۔

ڈ ۔ وُہ آسمان پر ہماری شفاعت اور وکالت کرتا ہے ۔ (عبرانیوں ۷: ۲۵، ۱ ۔ یُوحنا ۲: ۱ ۔ ۲) ۔

ذ ۔ آسمان پر اُس کی حضُوری ہمیں زمین پر دُعا میں دلیری بخشتی ہے (عبرانیوں ۴: ۱۶) ۔

ر ۔ آسمان پر اُس کی حضوری زمین پر بڑے بڑے کام کرنے کے لئے ہمیں ہمت بخشتی ہے ۔ (یُوحنا ۱۴: ۱۲، ۱۶: ۷ ۔ ۱۵) ۔

ڑ ۔ وُہ خُدا کی دہنی طرف بیٹھا ہے جس سے وُہ ہمیں اُس مُصیبت سے بچاتا ہے جو ہم اپنے ایمان کے سبب سے اُٹھاتے ہیں ۔ (یُوحنا ۱۰: ۲۸ ۔ ۳۰، رُومیوں ۸: ۳۴ ۔ ۳۹) ۔

نوٹ :۔ ہم مانتے ہیں کہ مقدسین ستائے جاتے ہیں کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ ہمارا نجات دہندہ بھی ستایا گیا تھا ۔

۔ خداوند یسوع مسیح کا صعود تمام انسانوں اور قوتوں پر آخری فتح کی تصدیق کرتا ہے۔ (فلپیوں ۲: ۹ - ۱۱)۔

سوالات سبق نمبر ۹

۱۔ خداوند یسوع مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد کتنا عرصہ یہاں ٹھہرا؟

۲۔ خداوند یسوع مسیح کہاں گیا اور جاتے وقت اُس کو کس نے دیکھا؟

۳۔ کیا صعودِ مبارک سے ہمیں حیران ہونا چاہیے؟

۴۔ اس واقعہ کے متعلق خداوند یسوع مسیح نے کہاں پیش خبری کی؟ حوالہ دیں؟

۵۔ خداوند یسوع مسیح کے صعود اور پنتیکوست کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

۶۔ خداوند یسوع مسیح کے صعود کی وہ پانچ برکات بیان کریں جو آج کے دن ہمیں حاصل ہیں؟

۷۔ خداوند یسوع مسیح کے صعود کا دُعا کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ حوالہ دیں؟

۸۔ خداوند یسوع مسیح اس وقت آسمان پر اپنے لوگوں کے لئے کیا کر رہا ہے؟ حوالہ دیں؟

۹۔ خداوند یسوع مسیح کے جلال اور مسیحی کے استقلال کا آپس میں کیا تعلق ہے؟ حوالہ دیں؟

۱۰۔ خداوند یسوع مسیح کا موجودہ جلال اپنی کلیسیا کو کیا یقین دلاتا ہے؟

دسواں سبق

کتابِ مقدس رُوح القدس کے متعلق کیا تعلیم دیتی ہے؟

I ۔ رُوح القدس کون ہے؟

الف ۔ وہ ایک اقنوم (مشخص ہستی) ہے۔

۱۔ زمانۂ حال کے بہت سے لوگ اس کا انکار کرتے ہیں:۔

(۱) فرقہ یہوواہ وٹنیس کے معتقد، موحد مسیحی جو تثلیث کے منکر ہیں اور جدید خیالات کے حامی۔

(۲) یہ فرقے بیان کرتے ہیں کہ رُوح القدس کا اثر ایک غیر مشخص ہستی کا اثر ہے۔

۲۔ کتابِ مقدس میں رُوح القدس ایک شخصیت کا مالک ہے:۔

(۱) اُس کو اسم ضمیر مذکر بیان کیا گیا ہے۔ (یوحنا ۱۴: ۱۶-۱۷؛ ۱۶: ۱۳-۱۵)

(۲) وہ خاص کام جو ایک شخصیت سے وابستہ ہیں وہ پاک رُوح سے منسوب ہیں۔ وہ جانتا ہے کہ وہ دلوں کو پرکھتا ہے۔ (رومیوں ۸: ۲۶ - ۲۷)۔ وہ آدمیوں کو قصوروار ٹھہراتا اور قائل کرتا ہے۔ (یوحنا ۱۶: ۷ - ۱۵)۔ وہ رہنمائی کرتا ہے۔ وہ یسوع مسیح کو ظاہر کرتا اور کلام کرتا ہے (یوحنا ۱۶: ۱۲-۱۴)

نوٹ:- اس کے علاوہ اور بہت سے شخصیت کے کام اس سے منسوب ہیں۔ مثلاً تعلیم دینا، پیدائش، تقدیس وغیرہ۔ یہ کام محض ایک اثر یا غیر شخصی طاقت کے ذریعہ سے سرانجام نہیں دیے جا سکتے ہیں بلکہ وہ ایک شخصیت ہی کے ذریعہ سے کیے جا سکتے ہیں۔

ب ۔ وہ خدا ہے:۔

۱۔ وہ محض ایک شخصیت نہیں بلکہ ایک الٰہی شخصیت ہے۔ اُس کا نام باپ اور بیٹے کے ناموں کے ساتھ یکساں طور سے وابستہ ہے:۔

(i) رسُولی اختیار میں ۔ (متّی ۲۸ : ۱۹ – ۲۰)

(ii) رسُولی کلمہ میں ۔ (۲ کرنتھیوں ۳ : ۴)

(iii) کلیسیائی انتظام میں ۔ (۱۔کرنتھیوں ۱۲ : ۴ – ۶)

۲ ۔ اُس کو خُدا کہا گیا ہے ۔ (اعمال ۵ : ۳ – ۴ ، ۱۔کرنتھیوں ۳ : ۱۶ – ۱۷)۔

۳ ۔ اُس سے خُدا کے کام منسُوب ہیں ۔

(i) پیدائش عالم ۔ (ایُّوب ۳۳ : ۴)

(ii) نئی پیدائش (یُوحنّا ۳ : ۳ ، ۵)

(iii) نبُوّت (۲ پطرس ۱ : ۲۱)

(iv) قیامت (رُومیوں ۸ : ۱۱)

II ۔ پاک رُوح کا کام :۔

الف ۔ خُداوند یسُوع مسیح کے ساتھ اُس کا تعلّق یا واسطہ :۔

خُداوند یسُوع مسیح کی زندگی میں رُوح القُدس نے ایک اہم کام کیا ۔

(i) رُوح القُدس کی قُدرت سے وُہ پیدا ہُوا ۔ (لُوقا ۱ : ۳۵ + متّی ۱ : ۲۰ – ۲۱)

(ii) رُوح القُدس سے خُداوند مسیح کا بپتسمہ ہُوا (متّی ۳ : ۱۶)

(iii) رُوح القُدس کی ہدایت سے بیابان میں خُداوند مسیح کی آزمائش ہُوئی ۔ (لُوقا ۴ : ۱)

(iv) رُوح القُدس کی قُوّت سے خُداوند مسیح نے اپنی خدمت کا کام کیا (لُوقا ۴ : ۱۴)

(v) رُوح القُدس نے خُداوند مسیح کو مُردوں میں سے جلایا ۔ (رُومیوں ۸ : ۱۱)۔

ب ۔ خُداوند یسُوع مسیح میں ایمان داروں کے ساتھ اُس کا تعلّق :۔

(i) پینتیکُوست کے دِن رُوح القُدس اُن پر نازل ہُوا ۔ (اعمال ۲ : ۱ – ۴)

(ii) ایک نجات دہندہ کے بارے میں اُن کی ضرُورت کے متعلّق رُوح القُدس اُن کو قائل کرتا ہے ۔ (یُوحنّا ۱۶ : ۸)

(iii) خُداوند یسُوع مسیح پر ایمان لانے کے لئے رُوح القُدس راہنمائی کرتا ہے ۔

(افسیوں ۲ : ۸)

نوٹ :۔ یہ کہ بچانے والا ایمان بھی خُدا کی ایک بخشش ہے ۔

(iv) گُناہ کو چھوڑنے کے لئے رُوح القُدس ہدایت دیتا ہے ۔ یعنی وُہ توبہ کی توفیق بخشتا ہے (اعمال ۱۱ : ۱۸ ، ۲ تیمتھیُس ۲ : ۲۵)

نوٹ :۔ جب ایک رُوح یہ جان لیتی ہے کہ خُداوند یسُوع مسیح نجات دہندہ ہے تو رُوح القُدس اُس کے باطن میں گُناہ سے نفرت اور خُدا کی پاک مرضی سے محبّت پیدا کرتا ہے ۔

(v) رُوح القُدس ایک نئی الٰہی خصلت بخش کر اُن کی خصلتوں کو بدلتا ہے ۔ (یُوحنّا ۳ : ۳ ، ۷ ، ۲ پطرس ۱ : ۴)۔

نوٹ :۔ خُداوند یسُوع مسیح میں حقیقی ایمان دار خُدا سے پیدا ہوتا ہے ۔ (۱۔یُوحنّا ۵ : ۱)۔

(vi) رُوح القُدس ایمان دار کے ساتھ رہتا ہے اور اُس کے باطن میں بستا ہے ۔ (یُوحنّا ۱۴ : ۱۶ – ۱۷ ، ۱۔کرنتھیوں ۳ : ۱۶ – ۱۷ ، ۶ : ۱۹)۔

(vii) اِس مخالف اور گناہ آلُودہ دُنیا میں رُوح القُدس اُن کی حفاظت کرتا ہے ۔ (۱۔پطرس ۱ : ۵)

(viii) رُوح القُدس اُن کو آئندہ دُنیا کے لئے تیار کرتا ہے ۔ (گلتیوں ۵ : ۱۶ ، ۲۲ – ۲۳)۔

(ix) رُوح القُدس اُن کی پُرانی گُناہ آلُودہ عادات پر غالب آنے کے لئے اُن کو توفیق بخشتا ہے ۔ (رُومیوں ۸ : ۱۳ ، ۲ کرنتھیوں ۳ : ۱۷)۔

(x) جہاں خُدا اُنہیں بھیجنا چاہتا ہے وہاں کے لئے رُوح القُدس اُنہیں ہدایت بخشنے کے لئے تیار ہے ۔ (رُومیوں ۸ : ۱۴)۔

III ۔ رُوح القُدس کے خلاف گُناہ :۔

الف ۔ بے ایمان (یعنی مُنکرِ خُدا) اُس کی مخالفت کرتا ہے ۔ (اعمال ۷ : ۵۱)

ب ۔ ایمان دار رُوح کو رنجیدہ کر سکتا اور بُجھا سکتا ہے ۔ (افسیوں ۴ : ۳۰ ، ۳۱ ، ۱۔تھسلنیکیوں ۵ : ۱۹)۔

نوٹ :- خلاصہ کے طور پر رُوح القُدس کے کام کی نسبت یہ کہا جا سکتا ہے کہ جو کام خُداوند یسُوع مسیح اپنی صلیبی مَوت کے وسیلہ سے ہمارے لئے کرنے آیا تھا وُہ کام پاک رُوح اپنی حضُوری اور سکُونت کے وسیلہ سے ہمارے دلوں میں کرنے کے لئے موجُود ہے۔

سوالات سبق نمبر۱

۱- رُوح القُدس کیا ہے ؟

۲- ثابت کریں کہ رُوح القُدس ایک شخص (اقنوم) ہے ؟ حوالہ دیں ؟

۳- ثابت کریں کہ رُوح القُدس خُدا ہے ؟ حوالہ دیں ؟

۴- پاک نوشتوں کی رُو سے کون سے الٰہی نام رُوح القُدس سے منسُوب ہیں ؟

۵- رُوحُ القُدس کا یسُوع مسیح کے ساتھ کیا تعلق ہے ؟

۶- رُوحُ القُدس کس وقت کلیسیا پر اُنڈیلا گیا تھا ؟

۷- رُوحُ القُدس کا کام گنہگار کے ساتھ کیا تعلق رکھتا ہے ؟

۸- رُوحُ القُدس کا کام ایمان دار کے ساتھ کیا تعلق رکھتا ہے ؟

۹- رُوح القُدس اِس وقت کہاں بستا ہے ؟ حوالہ دیں ؟

۱۰- رُوح القُدس کے خلاف بے ایمان کون سے گناہوں کا مُرتکب ہو سکتا ہے اور ایمان دار کون سے گناہوں کا ؟

گیارھواں سبق

کتابِ مُقدّس نجات کے متعلّق کیا تعلیم دیتی ہے ؟

I - نجات کا مفہُوم :-

الف - تعریفات :-

۱- ”نجات خُداوند یسُوع مسیح کے وسیلہ سے خُدا کے ساتھ عقلی، جذباتی اَور ارادی توافق ہے“۔

۲- ”نجات موجُودہ مادی حیثیت میں خُداوند یسُوع مسیح کی رفاقت کے وسیلے گُناہ کی سزا۔ گُناہ کی ناپاکی اَور گُناہ کی طاقت سے مخلصی پانا ہے“۔

۳- نجات خُدا کے ساتھ صحیح تعلّق قائم کرنا نیز اُس الٰہی صُورت اور شفقت کو جو آدم نے گُناہ کے سبب سے کھو دی تھی از سرِنَو بحال کرنا ہے“۔

ب - کتاب مُقدّس کے چند ایک بیانات :-

کتاب مُقدّس کی رُو سے نجات کا مفہُوم :-

۱- خُدا کے سامنے تمام گُناہوں سے مخلصی - (اعمال ۱۰: ۴۳ - افسیوں ۱: ۷- کلسیوں ۱: ۱۴) -

۲- خُدا کے سامنے راست بازی - (رُومیوں ۳: ۲۸، ۵: ۱)

۳- خُدا کے ساتھ صُلح - (رُومیوں ۵ :۱)

۴- خُدا تک رسائی - (رُومیوں ۵ : ۲)

۵- عدالت کی سزا سے رہائی - (یُوحنّا ۵: ۲۴ - رُومیوں ۸: ۱، تھسل ۱/۱) -

۶- خُدا کے خاندان میں قبُولیت - (رُومیوں ۸: ۱۵-۱۷، افسیوں ۱: ۵) -

۷- ایک نئی حقیقت کا اظہار - (یُوحنّا ۳: ۳-۱+۵- یُوحنّا ۵: ۱) -

ج ۔ پاک نوشتے تین زمانوں میں نجات کا بیان کرتے ہیں :۔

(۱) زمانہ ماضی میں ——— ایمان دار گناہ کے جرم اور اُس کی سزا سے ہمیشہ کے لئے بچایا گیا ہے۔ (لوقا ۷: ۵۰، ۱کرنتھیوں ۱: ۱۸، یُوحنا ۱۰: ۲۸-۲۹)

(۲) زمانہ حال میں ——— ایمان دار گناہ کی حکومت اور طاقت سے مزید طور پر بچایا جارہا ہے۔ (رومیوں ۶: ۱۱-۱۴)

(۳) زمانہ مستقبل میں ——— ایمان دار گناہ کی موجودگی سے اور زیادہ بچایا جائے گا۔ (یوحنا ۱۴: ۱-۳، رومیوں ۸: ۲۹، ۱-یوحنا ۳: ۱-۲)۔

II ۔ نجات میں خدا کی بادشاہت :۔

الف ۔ ایک گنہگار کی نجات کے معاملہ میں خدا خود مختار بادشاہ ہے۔ (افسیوں ۱: ۳-۶، رومیوں ۱۱: ۳۳-۳۶ خصوصاً ۳۶ آیت)

(۱) نجات کا انتظام خدا کی طرف سے ہے (زبور ۳۷: ۳۹، افسیوں ۱: ۴)

(۲) راہِ نجات بوسیلہ خدا ہے۔ (۱-یوحنا ۴: ۸-۱۰، ۱۹)

(۳) نجات کا تجربہ خدا کی بدولت ہے۔ (افسیوں ۲: ۱، ۴-۹)

(۴) نجات کا مقصد خدا کا جلال ہے۔ (افسیوں ۱: ۶، ۱۲، ۲: ۷، ۱-پطرس ۲: ۹)

ب ۔ خداوند یسوع مسیح میں نجات کی تلاش کرنا انسان کی ذاتی ذمہ داری ہے۔

(۱) خدا گناہگار کو نجات کی دعوت دیتا ہے۔ (یسعیاہ ۵۵: ۱، متی ۱۱: ۲۸، ۲کرنتھیوں ۶: ۲، مکاشفہ ۲۲: ۱۷)۔

(۲) خدا گنہگار کو حکم دیتا ہے کہ وہ ایمان لائے (یسعیاہ ۵۵: ۶-۷، اعمال ۲: ۳۸، ۱۶: ۳۰-۳۱)۔

(۳) خدا گنہگار کو اُس کی بے اعتقادی کے سبب سے تنبیہ کرتا ہے۔ (متی ۲۳: ۳۷، یوحنا ۳: ۱۸، ۵: ۴۰)

III ۔ نجات کی شرائط :۔

الف ۔ گنہگار خود بخود اپنے نیک کاموں سے اس نجات کو حاصل نہیں کرسکتا ہے۔

(۱) ۔ توبہ ۔ دعا ۔ نیک زندگی ۔ خدمت وغیرہ معمولی حصولِ نجات کے لئے کافی نہیں۔ (افسیوں ۲: ۸-۹، طیطس ۳: ۵)۔

ب ۔ گناہگار خدا کے فضل ہی سے نجات حاصل کرسکتا ہے (افسیوں ۲: ۸-۹)

ج ۔ نجات کی شرط یہ ہے کہ ہم خداوند یسوع مسیح کو شخصی نجات دہندہ مانیں۔ (یوحنا ۵: ۲۴)۔

(یسوع مسیح پر ایمان لائیں اور اپنے کاموں سے منہ موڑ کر یسوع مسیح کے وسیلہ سے خدا کے کاموں پر ایمان رکھیں)

د ۔ نجات اُن سب کے لئے خدا کا تحفہ ہے جو مسیح پر ایمان لاتے ہیں۔ (رومیوں ۶: ۲۳، ۱-یوحنا ۵: ۱۱)۔

ڈ ۔ یہ بخشش مانگنے والوں کو مل سکتی ہے (یوحنا ۶: ۳۷ ۔ رومیوں ۱۰: ۱۳)۔

سوالات سبق نمبر ۱۱

۱ ۔ لفظ "نجات" کی ایک واحد تعریف پیش کریں ؟

۲ ۔ وہ پانچ برکات بیان کریں جو کتابِ مقدس کی رُو سے نجات میں شامل ہیں ؟

۳ ۔ کس خیال سے نجات گزشتہ ، موجودہ اور آئندہ زندگی کا تجربہ ہے ؟

۴ ۔ ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ خدا گناہگاروں کی نجات پر اختیار رکھتا ہے ؟ حوالہ دیں ؟

۵ ۔ اپنی شخصی نجات کے متعلق ہماری کیا ذمہ داری ہے ؟

۶ ۔ کون سے نیک کاموں کے سبب سے انسان نجات یافتہ ہوسکتا ہے ؟ حوالہ دیں ؟

۷ ۔ ازاں بعد کس طرح انسان نجاتِ الٰہی کو حاصل کرسکتا ہے ؟

۸ ۔ کس شرط پر انسان نجات یافتہ ہے ؟ حوالہ دیں ؟

۹ ۔ نجات کی بخشش کس طرح حاصل کی جاسکتی ہے ؟ حوالہ دیں ؟

۱۰ ۔ کیا آپ نے خداوند یسوع مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کیا ہے ؟

بارھواں سبق

کتابِ مُقدّس ایمان کے متعلّق کیا تعلیم دیتی ہے؟

I - ایمان کا مفہُوم :-

الف - "ایمان سے مُراد اُس رُوح کی اطاعت ہے جو گُناہ کی بیماری میں مُبتلا ہے۔"

ب - "ایمان ایک عمل ہے جس کے ذریعہ سے ایک گُناہگار شخص اپنے آپ کو ایک دُوسرے شخص کے (جو کہ نجات دہندہ ہے) تابع کرتا اور سونپ دیتا ہے۔"

ج - ایمان سے مُراد "مسیح کو حاصل کرنے کے لئے تمام چیزوں کو چھوڑنا ہے۔" (رُبشتل)

د - ایمان سے مُراد "خُدا کو فقط اُسی کے کلام کے مطابق سمجھنا ہے۔"

ڈ - ایمان دراصل خُدا اور اُس کے اُن وعدوں کے متعلق ایک علم ہے جو انجیل کے ذریعہ سے ہم پر ظاہر ہُوا - یہ ایک دِلی یقین ہے کہ "خُداوند یسُوع مسیح کے وسیلہ سے میرے تمام گُناہ مُعاف کئے گئے ہیں۔" (خلاصہ سوال ۹)

II - ایمان کی اہمیت :-

الف - ایمان یا اعتماد تمام انسانی تعلقات میں ایک بُنیادی حقیقت ہے۔

نوٹ :- ایمان مذہبی زندگی ہی کا خاصہ نہیں بلکہ یہ تمام انسانی کارگزاریوں میں بھی بُنیادی حقیقت ہے مثلاً ایک دُوسرے پر ایمان رکھنا خاندانی زندگی میں، کاروبار میں، پیشہ ور لوگوں میں (ڈاکٹروں، اُستادوں وغیرہ میں) نیز دیگر بہت سے تعلقات میں اوّلین ہے۔

ب - ایمان یا خُدا کو اُس کے کلام کے مطابق سمجھنا خُدا کے متعلق ایک بُنیادی چیز ہے۔

(۱) خُدا پر ایمان رکھے بغیر ہم اُس کی نظر میں مقبُول نہیں ہو سکتے۔ (عبرانیوں ۱۱: ۶)

۲ - خُداوند یسُوع مسیح نے ایمان کو سب سے ممتاز المرتبہ قرار دیا :-

(۱) صُوبیدار - متی ۸: ۱۰ - ۱۳ -

(۱۱) گُناہگار عورت - لُوقا ۷: ۵۰ -

(۱۱۱) اندھا آدمی - مرقس ۱۰: ۵۲ -

۳ - خُدا کو اُس کے کلام کے مطابق نہ سمجھنا اُس کی بے حد توہین ہے (۱ - یُوحنا ۵: ۱۰)

۴ - بے ایمانی کا نتیجہ مجرم ٹھہرایا جانا ہے - مرقس ۱۶: ۱۶ - یُوحنا ۳: ۱۸، ۳۶ -

III - نجات بخش ایمان کا سرچشمہ :-

الف - نجات بخش ایمان خُدا سے منسُوب ہے :-

۱ - یہ اُس کے فضل کی ایک بخشش ہے - رُومیوں ۱۲: ۳ (۳) افسیوں ۲: ۸

۲ - یہ بوسیلہ رُوح القُدس دِل میں پیدا ہوتا ہے - ۱ - کرنتھیوں ۱۲: ۳ و ۹

ب - ایمان کا ایک انسانی پہلُو بھی ہے :-

۱ - انجیل کی تلاوت کو سُننے سے ایمان پیدا ہوتا ہے - اعمال ۴: ۴ -

۲ - خُدا کا مرقُوم پاک کلام ایمان پیدا کرنے کا ایک وسیلہ ہے رُومیوں ۱۰: ۱۷

۳ - ہمیں حُکم ہے کہ ہم ایمان لائیں - اعمال ۱۶: ۳۰ - ۳۱ -

۴ - ہم اپنا ایمان بڑھانے کے لئے دُعا کر سکتے ہیں - لُوقا ۱۷: ۵ -

IV - ایمان کے بعض نتائج :-

الف - ہمیں ایمان سے نجات ملی ہے - اعمال ۱۶: ۳۱ - رومیوں ۱: ۱۶ -

اِس میں ذیل کی باتیں شامل ہیں :-

۱ - گُناہوں کی مُعافی - اعمال ۱۰: ۴۳

۲ - ہمیشہ کی زندگی کی بخشش - یُوحنا ۵: ۲۴

۳ - خُدا سے صُلح - رُومیوں ۵: ۱ -

۴ - خُدا کے فرزند ہونے کی جہت سے ہماری قبُولیت - یُوحنا ۱: ۱۲ - ۱۳ -

ب۔ "ایمان" خوف اور فکر پر غالب آتا ہے۔ زبُور ۵۶: ۳، یسعیاہ ۱۲: ۲، متّی ۶: ۲۵-۳۴۔

ج۔ "ایمان"۔ بھروسہ، اطمینان، خُوشی اور تمام دیگر مسیحی برکات کا سرچشمہ ہے۔ فلپیوں ۴: ۶-۷، ۱-پطرس ۱: ۸، یُوحنّا ۱۴: ۱۔

د۔ "ایمان" خُداوند یسُوع مسیح کی اطاعت پیدا کرتا ہے۔ نیز دیگر تمام نیک کاموں کی ترغیب دیتا ہے۔ یعقُوب ۲: ۱۷-۲۰، ۲۱، ۱-یُوحنّا ۲: ۳-۶، ۳: ۲۳۔

ڈ۔ خُداوند یسُوع مسیح پر ایمان لانا دُنیا پر فتح و نُصرت کا مرکز ہے۔ ۱-یُوحنّا ۵: ۴-۵۔

ذ۔ "ایمان"، ہم کو آج کل بھی خُدا کے لئے بڑے بڑے کام کرنے کے لائق بناتا ہے:۔

۱۔ "ایمان"، نے خُدا کے لئے متعدد بڑے بڑے بہادر پیدا کئے ہیں۔ عبرانیوں ۱۱: ۳۲-۳۹

س۔ خُدا پر ایمان لانے اور اُس کی خاطر محبّت کرنے سے آج کل بھی برگزیدہ لوگ پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس ضمن میں آپ اپنے مبلّغین کی زندگیوں کا مطالعہ کریں۔

سوالات سبق نمبر ۱۲

۱۔ "ایمان" سے ہم کیا سمجھتے ہیں؟

۲۔ "ایمان" کے متعلق اُس تشریح کا حوالہ دیں جو سوال نمبر ۱۹ میں پائی جاتی ہے؟

۳۔ کِس لحاظ سے ایمان اِنسانی تعلّقات میں خاص مشترکہ تجربہ ہے؟

۴۔ کیا ایمان یا اُس کے کلام کے مطابق الٰہی پہچان خُدا کے ساتھ تعلّق رکھنے کے لئے لازمی ہے؟ حوالہ دیں؟

۵۔ کِس طرح بے اعتقادی سے خُداوند کی ایک بے حد توہین ہوتی ہے؟ حوالہ دیں!

۶۔ کِن معنوں میں نجات بخش ایمان خُداوند سے منسُوب ہے؟ حوالہ دیں؟

۷۔ ہم اپنے دِلوں میں ایمان پیدا کرنے کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟ کیا خُدا پر بے اعتقاد ہونے کے متعلق ہم ذمّہ دار ہیں؟

۸۔ ہم کِس طرح نجات یافتہ ہوتے ہیں؟ وُہ پانچ برکات بیان کریں جو ہماری نجات میں شامل ہیں؟

۹۔ کِس طرح نجات بخش ایمان ایماندار کی زِندگی میں خود بخود ظاہر ہوتا ہے؟

۱۰۔ خُدا پر حقیقی ایمان رکھنے سے بہت سی بیش قیمت برکات ظاہر ہوتی ہیں۔ کیا آپ اُن میں سے آٹھ برکات بیان کر سکتے ہیں؟

تیرھواں سبق

کتابِ مُقدّس توبہ کے متعلق کیا تعلیم دیتی ہے؟

I - توبہ کی اہمیّت :-

الف - توبہ تمام ابتدائی بشارت کی کُنجی ہے :-

۱- یُوحنّا بپتسمہ دینے والا- لُوقا ۳: ۳ و ۷ — ۸-

۲- خُداوند یسُوع مسیح - متّی ۴: ۱۷-

۳- رُسل - اعمال ۲: ۳۸، ۲۰-۲۱-

ب - خُدا کی سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ سب انسان توبہ کریں-

۲ پطرس ۳: ۹-

ج - خُدا کا یہ حُکم دُنیا کے ہر ایک شخص کے لئے ہے - اعمال ۱۷: ۳۰-

د - عذابِ ابدی سے بچنے کے لئے یہی واحد دروازہ ہے - لُوقا ۱۳: ۳، ۵-

ڈ- توبہ نجات سے ایسی وابستہ ہے کہ توبہ کرنے سے آسمان پر خوشی پیدا ہوتی ہے۔ لُوقا ۱۵: ۷، ۱۰-

II - توبہ کا مفہُوم یا اِس کی تعریفات :-

الف - مطالب -

۱- "توبہ- گُناہ کے لئے حقیقی طُور پر افسوس کرنا اور گُناہ کو چھوڑ کر اپنی مرضی کو بجالانے کے لئے حقیقی مقصد کے ساتھ مُعافی کی خاطر خُدا کی طرف رجُوع لانا ہے" (انٹرمیڈیٹ کیٹی کزم - سوال نمبر ۱۹)-

۲- "توبہ- گنہگار کے دماغ میں وُہ قصداً انقلاب ہے جس سے وُہ گُناہ کو چھوڑ دیتا ہے"- (سٹرانگ)

۳- "توبہ" خُدا کے ساتھ مِل کر گُناہ کو مُنہدم کرنا ہے -

۴- "توبہ" زندگی کے لئے (اعمال ۱۱: ۱۸) ایک نجات بخش فضل ہے جس کے ذریعہ سے ایک گُناہگار اپنے گُناہ کے ایک حقیقی احساس اور یسُوع مسیح میں خُدا کے فضل کی پہچان سے اپنے گُناہ پر افسوس اور اُس سے نفرت کرتا ہے - اس طرح توبہ کرتا اور گُناہ کو چھوڑ کر خُدا کی طرف رجُوع لاتا ہے اور ایک پُورے مقصد کے ساتھ نئی اطاعت کے لئے سعی و کوشش کرتا ہے"۔

ب - توبہ کیا نہیں ہے :-

۱- گُناہ کی نسبت محض شرمندگی و ندامت کے احساس کو توبہ نہیں کہتے -

۲- یہ گُناہ کو تھوڑا سا ترک کرنا توبہ نہیں -

۳- یہ محض خارجی اِصلاح نہیں ہے کہ گویا "زندگی میں ایک نیا ورق اُلٹا دیں"-

ج - توبہ کیا ہے ؟

یہ خود اپنا مظاہرہ کرتی ہے :-

۱- عجز و انکساری اور ذاتی نفرت سے گُناہ کے لئے بے حد افسوس کرنا- (ایُّوب ۴۲: ۵- لُوقا ۱۰: ۱۳، ۱۸: ۱۳، ۲ کرنتھیوں ۷: ۱۰) -

۲- خُدا کے سامنے گُناہ کا اِقرار اور رحم کے لئے دُعا کرنا - (زبُور ۵۱: ۱-۴، لُوقا ۱۸: ۱۳) -

۳- تمام گُناہوں سے دُور ہٹنے اور اسے ترک کرنے کا مصمّم ارادہ کرنا- توبہ سے مُراد اپنے اندر وُہ نفرت پیدا کرنا ہے جو خُدا گُناہ سے کرتا ہے - (یسعیاہ ۵۵: ۷)-

۴- خُدا کی طرف متوجہ ہونا اور اُس کی اطاعت کرنا (۱- تھسلنیکیوں ۱: ۹، اعمال ۲۶: ۱۸)-

۵- اپنے ہم جنس لوگوں کے سامنے جن کے ہم قصُوروار ہیں اپنے گُناہ کا اقرار کرنا اور جہاں جہاں ممکن ہو نقصان کی تلافی برداشت کرنا (متّی ۵: ۲۳-۲۴-

(لوقا ۱۱: ۸)۔

III ۔ توبہ کس طرح کی جاتی ہے :۔

الف ۔ توبہ ایک نجات بخش الٰہی فضل ہے ۔ توبہ کرنے کی توفیق اور ہمت دونوں خدا سے حاصل ہوتی ہیں۔ (اعمال ۱۱: ۱۸ ، ۵: ۳۱ ، ۲ تیمتھیس ۲: ۲۵-۲۶)

سوال :۔ توبہ نہ کرنے کی وجہ سے انسان کس طرح توبہ کے لئے تیار رہتے ہیں ؟

جواب :۔ "ہم کو توبہ کرنے کے لئے کہا گیا ہے تاکہ ہم اپنی نااہلیت کو محسوس کریں اور اس سبب سے خدا پر بھروسہ رکھیں اور اس سے التجا کریں تاکہ ہمارے دلوں میں فضل کا کام کرے"۔ (ولیم الونز)

ب ۔ وہ وسائل جن سے توبہ حاصل ہوتی ہے :۔

۱ ۔ انجیل کے وسیلہ سے توبہ حاصل ہوتی ہے ۔ (اعمال ۲: ۳۷-۳۸)۔

۲ ۔ پاک روح توبہ کا احساس پیدا کرتا ہے ۔ (یوحنا ۱۶: ۸-۱۱ ، اعمال ۱۱: ۱۸)

۳ ۔ خدا کی شفقت اور اس کا تحمل ہم کو توبہ کی طرف لے جاتے ہیں۔ (رومیوں ۲: ۴)۔

۴ ۔ زندگی کی آزمائشوں اور مصیبتوں کے باعث ہمیں توبہ کی طرف رجوع کرنا چاہئے ۔ (زبور ۱۱۹: ۶۷-۷۱ ، عبرانیوں ۱۲: ۶ ، ۱۰: ۱۱)۔

۵ ۔ مسیحی ساتھیوں اور دوستوں کی دوستانہ ملامت ہم کو توبہ کی طرف مائل کرتی ہے (مثلاً ناتن نبی اور داؤد بادشاہ ، ۲ سیموئیل ۱۲: ۱-۱۵ ، ۲ تیمتھیس ۲: ۲۴-۲۵)۔

۶ ۔ حقیقی مسیحی اخلاق تنبیہ کرتا اور توبہ کی طرف راغب کرتا ہے ۔

سوالات سبق نمبر ۱۳

۱ ۔ وہ کون سی مثالیں ہیں جہاں توبہ [illegible] کی گئی ہو ؟

۲ ۔ [illegible] خدا کے سبب سے [illegible] ہے ؟

۳ ۔ توبہ کے متعلق [illegible] پیش کریں ؟

۴ ۔ توبہ کے متعلق کون سی تین باتیں [illegible] ہوتی ہیں ؟

۵ ۔ کس طرح حقیقی توبہ اپنے آپ کو ظاہر کرتی ہے ؟

۶ ۔ کس طرح [illegible] حقیقی توبہ ہمارے [illegible] ہوتی ہے ؟

۷ ۔ کیا کوئی گنہگار محض اپنی قوت سے حقیقی توبہ کر سکتا ہے ؟

۸ ۔ [illegible] وسائل [illegible] جن سے توبہ کا احساس پیدا ہوتا ہے ؟

۹ ۔ خدا کس طرح بعض اوقات آزمائشوں اور مصیبتوں کو استعمال میں لاتا ہے ؟

حوالہ دیں ؟

۱۰ ۔ کیا ہماری نسل کو توبہ کی اشد ضرورت ہے ؟

چودھواں سبق

کتابِ مُقدّس نئی پیدائش کے متعلّق کیا تعلیم دیتی ہے؟

I - نئی پیدائش کی ضرُورت :-

الف - نئی پیدائش نجات کے لئے ضرُوری ہے - (یُوحنّا ۳ : ۳ - ۷) -

ب - یہ ضرُورت عالمگیر ہے - عُمر، نسل، جنس اور اخلاقی اوصاف وغیرہ وغیرہ ہمیں اس ضرُورت سے مُستثنےٰ نہیں کرتے - (یُوحنّا ۳ : ۷) -

ج - انسان کی گُناہ آلودہ خصلت اس کو لازمی ٹھہراتی ہے - (یُوحنّا ۳ : ۶، رومیوں ۸ : ۸) -

د - خُدا کی پاکیزگی اس کو نہایت اہم بناتی ہے - (عبرانیوں ۱۲ : ۱۴) -

II - نئی پیدائش کا مفہُوم :-

الف - تعریفات :-

(i) "جو گُناہگار اپنے گُناہوں میں طبعی طور سے مُردہ ہے اُس کے دل میں پاک رُوح کے وسیلہ سے زِندگی کا ایک نیا اصُول قائم کرنا ہے" - (ایم - جے - بوسما) -

(ii) نئی پیدائش کا مطلب بوسیلہ رُوح القدُس کے تاثرات اور کلامِ خُدا کے ذریعہ انسانی زِندگی میں الٰہی فِطرت کی رسائی ہے"۔

ب - کتاب مقدس کے بیانات کی رُو سے نئی پیدائش ذیل کے الفاظ میں بیان کی گئی ہے :-

(i) ایک نئی یا دُوسری پیدائش - (یُوحنّا ۳ : ۳ - ۷، ۱ - پطرس ۱ : ۲۳) -

(ii) ایک رُوحانی قیامت - (افسیوں ۲ : ۱) -

(iii) ایک نیا مخلُوق - (۲ کرنتھیوں ۵ : ۱۷) -

(iv) ایک نئی بخشش ——— الٰہی فِطرت کی - (۲ پطرس ۱ : ۴) -

III - نئی پیدائش کیسے ہوتی ہے؟

الف - نئی پیدائش کا حاصل کرنا انسان کے ہاتھ میں نہیں -

۱ - یہ محض بپتسمہ کی رسم کے ذریعہ سے نہیں ہے -

(i) اگر محض بپتسمہ نئی پیدائش کا وسیلہ ہوتا تو پولُوس رسُول اس رسم کو کیوں نہ اور زیادہ استعمال کرتا؟ (۱ - کرنتھیوں ۱ : ۱۴، ۴ : ۱۵) -

(ii) شمعُون جادُوگر نے بپتسمہ لیا لیکن نجات یافتہ نہ ہُوا - (اعمال ۸ : ۱۳، ۱۸ : ۲۳) -

۲ - محض تربیتی کارروائیوں کے ذریعہ سے ترقّی حاصل نہیں ہوتی - (یُوحنّا ۱ : ۱۲ - ۱۳) -

ہمیں تعلیم حاصل کرنا ہی ضرُوری نہیں بلکہ خُدا کی بادشاہت میں پیدا ہونا ضرُوری ہے -

۳ - یہ اصلاح یا محض انسانی مرضی کے عمل کا ہی نتیجہ نہیں ہے - (یرمیاہ ۱۳ : ۲۳) -

ب - نئی پیدائش ہمیشہ خُدا سے منسُوب ہے :-

۱ - یہ ایک الٰہی کام ہے - (یُوحنّا ۱ : ۱۳، ۱ - یُوحنّا ۵ : ۱) -

۲ - رُوح القدُس اس کام کا وسیلہ ہے - (یُوحنّا ۳ : ۵ - ۶) -

ج - نئی پیدائش کا ایک انسانی پہلُو بھی ہے :-

۱ - خُدا کا کلام استعمال کیا گیا ہے اگرچہ خُدا اس کا محتاج نہیں ہے -

(i) خُدا کا کلام رُوح القدُس کا وسیلہ ہے جسے وُہ کام میں لاتا ہے - (یعقُوب ۱ : ۱۸، ۱ - پطرس ۱ : ۲۳ - ۲۵) -

(ii) اس اصُول کی مستثنیات بھی ہیں - (لُوقا ۱ : ۱۵) -

۲ - خُداوند یسُوع مسیح کو شخصی طور سے قبُول کرنا - (یُوحنّا ۱ : ۱۲ - ۱۳ - گلتیوں ۳ : ۲۶) -

نوٹ :- ہمیں یہ یاد رکھنا ہے کہ نئی پیدائش ایک راز ہے ۔ (یوحنا ۳ : ۸) ۔ کوئی شخص بھی اس کی تشریح نہیں کر سکتا ہے نہ روح القدس کے اُن کاموں کو سمجھ سکتا ہے جو دل میں ظاہر ہوتے ہیں جبکہ نئی زندگی کا شروع ہوتا ہے ۔

IV ۔ نئی پیدائش کے چند نتائج :-

الف ۔ وہ ایک نیا اور تبدیل شدہ آدمی بن جاتا ہے (۲ کرنتھیوں ۵ : ۱۷) ۔ وہ اپنی نئی زندگی میں نئے خیالات، کمالات، جذبات، نظریات، انجام اور مقاصد رکھتا ہے ۔

ب ۔ وہ خدا کا ایک فرزند بن جاتا ہے ۔ (یوحنا ۱ : ۱۲ - ۱۳ ، ۱ - یوحنا ۳ : ۱) ۔

ج ۔ وہ روح القدس کا مقدس بن جاتا ہے ۔ (۱ - کرنتھیوں ۳ : ۱۶ ، ۶ : ۱۹) ۔

د ۔ وہ الٰہی فرزند بن کر خدا کی حفاظت میں آ جاتا ہے (متی ۶ : ۳۱ - ۳۴ ، رومیوں ۸ : ۱۴ - ۱۷) ۔

ڈ ۔ وہ ایک سے ایک نئی خصلت ظاہر کرے گا ۔ (گلتیوں ۵ : ۲۲ - ۲۳) ۔

ذ ۔ وہ خدا کی پدرانہ تربیت و تنبیہ تلے آ جاتا ہے (عبرانیوں ۱۲ : ۶ - ۱۱) ۔

سوالات سبق نمبر ۱۴

۱ ۔ خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کے لئے ہمیں کیوں نئے سرے سے پیدا ہونا ضروری ہے ؟

۲ ۔ نئی پیدائش کی تعریف کریں ؟

۳ ۔ پاک نوشتوں میں نئی پیدائش کس طرح بیان کی گئی ہے ؟

۴ ۔ ثابت کریں کہ نئی پیدائش بپتسمہ کے ذریعہ سے نہیں حاصل ہوتی ہے ؟

۵ ۔ ثابت کریں کہ نئی پیدائش محض تعلیمی ترقی کے ذریعہ سے حاصل نہیں ہوتی ہے ؟

۶ ۔ ثابت کریں کہ نئی پیدائش روح میں خدا کے کام کو کہتے ہیں ؟

۷ ۔ انسانی دل کو از سرِ نو پیدا کرنے کے لئے روح القدس کون سا عام وسیلہ کام میں لاتا ہے ؟

۸ ۔ روح القدس کے وسیلہ سے نئی پیدائش میں گنہگار کی طرف سے کون سا عمل ظاہر ہوتا ہے ؟ حوالہ دیں ؟

۹ ۔ روح القدس کے وسیلہ سے جب کوئی شخص نئی پیدائش حاصل کرتا ہے تو وہ کس پہلو سے تبدیل ہوتا ہے ؟

۱۰ ۔ نئی پیدائش کے تین نتائج بیان کریں ؟

نوٹ :- ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ نئی پیدائش ایک راز ہے (یوحنا ۳: ۸)۔ کوئی شخص بھی اس کی تشریح نہیں کر سکتا ہے۔ مگر روح القدس کے کام کو سمجھ سکتا ہے جو دل میں ظاہر ہوتے ہیں جبکہ نئی زندگی کا بیج بوتا ہے۔

IV۔ نئی پیدائش کے چند نتائج:۔

الف۔ وہ ایک نیا اور تبدیل شدہ شخص بن جاتا ہے (۲ کرنتھیوں ۵: ۱۷)۔ وہ نئی زندگی میں نئے خیالات، کلمات، جذبات، تجربات، انجام اور مقاصد رکھتا ہے۔

ب۔ وہ خدا کا ایک فرزند بن جاتا ہے (یوحنا ۱: ۱۲-۱۳، ۱-یوحنا ۳: ۱)۔

ج۔ وہ روح القدس کا مقدس بن جاتا ہے (۱-کرنتھیوں ۳: ۱۶، ۶: ۱۹)۔

د۔ وہ الٰہی فرزند ہے کہ خدا کی حفاظت میں آ جاتا ہے (متی ۶: ۳۱-۳۴، رومیوں ۸: ۱۴-۱۷)۔

ڈ۔ وہ ایک سالک نئی خصلت ظاہر کرے گا (گلتیوں ۵: ۲۲-۲۳)۔

ذ۔ وہ خدا کی پدرانہ تربیت و تنبیہ کے تحت آ جاتا ہے (عبرانیوں ۱۲: ۶-۱۱)۔

سوالات سبق نمبر ۴

۱۔ خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کے لئے ہمیں کیوں نئے سرے سے پیدا ہونا ضروری ہے؟

۲۔ نئی پیدائش کی تعریف کریں؟

۳۔ پاک نوشتوں میں نئی پیدائش کس طرح بیان کی گئی ہے؟

۴۔ ثابت کریں کہ نئی پیدائش بپتسمہ کے ذریعہ سے نہیں حاصل ہوتی ہے؟

۵۔ ثابت کریں کہ نئی پیدائش محض تعلیم ترقی کے ذریعہ سے حاصل نہیں ہوتی ہے؟

۶۔ ثابت کریں کہ نئی پیدائش محنت سے نہیں خدا کے پیدا کرتے ہیں؟

۷۔ انسانی دل کو از سر نو پیدا کرنے کے لئے روح القدس کون سا ذریعہ کام میں لاتا ہے؟

۸۔ روح القدس کے وسیلہ سے نئی پیدائش میں انسان کی طرف سے کون سا عمل لازم ہوتا ہے؟ حوالہ دیں؟

۹۔ روح القدس کے وسیلہ سے جب کوئی شخص نئی پیدائش حاصل کرتا ہے تو کن پہلوؤں سے تبدیلی ہوتی ہے؟

۱۰۔ نئی پیدائش کے تین نتائج پیش کریں؟

پندرھواں سبق

کتابِ مقدس مسیحی زندگی کے متعلق کیا تعلیم دیتی ہے؟

الف۔ مسیحی کی بڑھوتی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ب۔ مسیحی زندگی کی ترقی کے وسائل۔

[illegible]

رشتہ ہے اُس کے بارے میں صرف چند ایک حوالہ جات یہاں دیئے جا سکتے ہیں: [illegible]

ب۔ خدا کے کلام کا مطالعہ دل سے [illegible] کرنے سے مسیحی زندگی کو ترقی حاصل ہوتی ہے۔ مسیحی کی روزمرہ کی زندگی میں کتابِ مقدس کے لئے نہایت نمایاں مقام ہونا چاہئے۔

(۱) کتابِ مقدس اُس کی روح کے لئے خوراک ہے۔ (استثنا ۸: ۳، ۱ پطرس ۲: ۲)۔

(۲) کتابِ مقدس اُس کی روزمرہ کی زندگی کے لئے ایک روشنی اور رہنمائی ہے۔ (زبور ۱۱۹: ۱۰۵، ۱۳۰)

(۳) کتابِ مقدس اُس کے مشاہدۂ نفس اور مطالعۂ باطنی کے لئے ایک آئینہ ہے۔ (یعقوب ۱: ۲۵)۔

(۴) کتابِ مقدس اُس کے ایمان کو بڑھاتی ہے۔ (رومیوں ۱۰: ۱۷)۔

(۵) کتابِ مقدس [illegible] کے لئے ایک ہتھیار ہے۔ (افسیوں ۶: ۱۷)۔

(۶) [illegible]

ج۔ [illegible] سے مسیحی زندگی کو ترقی حاصل ہوتی ہے۔

[illegible]

د۔ [illegible]

[illegible]

ہ۔ [illegible]

[illegible]

III - مسیحی پختگی کے چند ایک اِنکشافات :-

الف - مسیحی ساتھیوں پر محبت ظاہر کرنا - (افسیوں ۱: ۱۵، یوحنّا ۱۳: ۳۵)

ب - دُوسروں کے لئے یہاں تک کہ دُشمنوں کے لئے بھی محبت ظاہر کرنا -
(اعمال ۷: ۵۹ - ۶۰) -

ج - بدن کو رُوح القُدس کا مسکن سمجھ کر پاک و صاف رکھنا -
(۱- کرنتھیوں ۶: ۱۹ - ۲۰) -

د - ہر قسم کی بدی سے الگ رہنا - (۲- کرنتھیوں ۶: ۱۴ - ۱۸) -

ڈ - خُداوند یسُوع مسیح کے پیشِ نظر اپنے آپ کو پاک رکھنا - (۱- یُوحنّا ۳: ۳) -

ذ - رُوح میں حلیمی پیدا کرنا - (رُومیوں ۱۲: ۳) -

ر - اپنے قصُورواروں کے قصُور مُعاف کرنا - (متّی ۱۸: ۲۱ - ۳۵ -
افسیوں ۴: ۳۲)

ڑ - یسُوع مسیح کے واسطے اَوروں کو جیتنے کا اِشتیاق رکھنا - (۲ کرنتھیوں
۵: ۱۱ و ۱۴، رُومیوں ۹: ۱ - ۳) -

ز - بدی کے عوض نیکی کرنا - (رُومیوں ۱۲: ۲۱) -

ک - کمزور بھائی کا خیال رکھنا - (رُومیوں ۱۴: ۱ و ۱۳) -

گ - باتوں اَور کاموں میں سچّا رہنا - (متّی ۵: ۳۷ - افسیوں ۴: ۲۵ - ۲۸)

ل - ہر ایک بات خُدا کے جلال کے لئے کرنا - (۱- کرنتھیوں ۱۰: ۳۱)

م - حلیمی اَور فروتنی ظاہر کرنا - (۱- پطرس ۵: ۵) -

نوٹ :- بہت سے طریقوں میں سے یہ چند ایک طریق ہیں جن سے مسیحی پختگی روزمرّہ کی زندگی میں ظاہر ہوتی ہے -

---

سوالات سبق نمبر ۱۵

۱ - بیان کریں کہ ہر نجات یافتہ شخص کی چار بڑی ذمّہ داریاں کیا ہیں ؟

۲ - کیا ایک مسیحی کو نجات کا یقین حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنا لازمی ہے ؟ حوالہ پیش کریں ؟

۳ - کیا ایک مسیحی کو دانستہ گُناہ میں زندگی بسر کرنے کی اجازت ہے ؟

۴ - مسیحی چال چلن کی ترقّی و تعمیر کے پانچ وسائل بیان کریں ؟

۵ - اُن چھ برکات کو بیان کریں جو پاک کلام کے مطالعہ سے دِل میں حاصل ہوتی ہیں ؟

۶ - ثابت کریں کہ ہر حقیقی ایمان دار کو کلیسیا میں عملی طور سے شریک ہونا اَور کلیسیائی عبادتوں میں متواتر حاضر ہونا ضروری ہے ؟

۷ - کیا آپ کے خیال میں ساکرامنٹوں کا استعمال اختیاری ہے یا حُکمی ؟

۸ - مسیحی پختگی کے پانچ انکشافات کے نام لکھیں ؟

۹ - ایک حقیقی مسیحی فرد اپنے بدن کو گُناہ آلُودہ عادات اور رسُومات سے کیوں ناپاک نہیں کرسکتا ہے ؟

۱۰ - ایک ترقّی کرنے والے مسیحی کی زندگی میں روزمرّہ کا کیا مقصد و مُدعا ہونا چاہئے ؟

سولھواں سبق

کتابِ مُقدّس کلیسیا کے متعلّق کیا تعلیم دیتی ہے؟

I- مفہوم، تعریفات اور تشریحات :-

الف- لفظ "کلیسیا" کا مفہوم :-

۱- لفظ "کلیسیا" یُونانی لفظ "KYRIAKON کریاکون" سے نِکلا ہے جس کا مطلب وُہ چیز ہے جو خُداوند کی ہے"۔ یہ ایک حسین نام ہے۔

۲- لفظ "کلیسیا" نئے عہد نامہ میں ایک سَو سے زیادہ مرتبہ استعمال ہُوا ہے اَور یہ یُونانی لفظ "EKKLESIA اکلیسیا" سے نِکلا ہے جس کا مطلب ہے "بُلایا ہُوا" یعنی "دُنیا میں سے خُدا کی طرف بُلائے ہُوئے لوگوں کی ایک جماعت"۔

ب- لفظ "کلیسیا" کی تعریف :-

۱- "ہر زمانے میں آسمانی اَور زمینی نوزائیدہ، اصلاح و ہدایت یافتہ اشخاص کی کُل جماعت سے مُراد کلیسیا ہے"۔ (سٹرانگ)

۲- "کلیسیا" "اُن مسیحیوں کا مجموعی بدن ہے جو خُداوند یسُوع مسیح کے ساتھ رُوحانی یگانگت رکھتے ہیں اَور اُس کو اپنا سردار مانتے ہیں۔ کلیسیا سے مُراد ایک رُوحانی سوسائٹی ہے جو دُنیا سے الگ اَور متضاد ہے"۔ (نیو انٹرنیشنل ڈکشنری)

ج- لفظ "کلیسیا" کی تشریح: بعض اَوقات یہ لفظ مندرجہ ذیل باتوں کی طرف اشارہ کرتا ہے :-

۱- ایک عمارت کی طرف جس میں ہم عبادت کرتے ہیں۔

۲- ایک کانگریگیشن یعنی جماعت کی طرف۔ (۱-کرنتھیوں ۱:۲)

۳- تمام فرقوں یعنی جماعتوں کی طرف۔

۴- تمام جماعتیں۔ (افسیوں ۵:۲۵- متّی ۱۶:۱۸)-

II- امتیازات یعنی فرق :-

فقط ایک ہی کلیسیا ہے جس کو خُداوند یسُوع مسیح نے اپنے خُون سے خریدا (اعمال ۲۰:۲۸)۔ لیکن اِس حقیقت تک دو طریقوں سے رسائی ہو سکتی ہے۔

الف- دیدنی کلیسیا -(مجاہد)-

۱- زمین پر اِس کا مقام :-

(i) یہ اِس لئے دیدنی کلیسیا کہلاتی ہے کیونکہ یہ اپنے اداروں میں اَور نظم و نسق میں نظر آتی ہے۔

(ii) یہ اِس لئے مجاہد کہلاتی ہے کیونکہ گُناہ- دُنیا اَور آزمائشوں کے ساتھ جنگ کرتی ہے۔

۲- کلیسیا کا وُجود :-

(i) یہ اُن تمام اشخاص سے بنی ہے جو اپنے خاندان سمیت مسیح پر ایمان رکھتے ہیں

(ii) اِس کا وُجود تمام مسیحی جماعتوں پر مشتمل ہے۔

۳- کلیسیا کی خصُوصیتیں :-

(i) اِتحاد و یگانگت ——— فقط ایک ہی کلیسیا ہے۔ افسیوں ۴:۴-۶

(ii) عالمگیری ——— یہ قومی حدُود میں محدُود نہیں ہے (مکاشفہ ۵:۹)

(iii) یہ ایک پاک جماعت ہے۔ (افسیوں ۵:۲۷)-

(iv) یہ ایک الٰہی جماعت ہے۔ (متّی ۱۶:۱۶، ۱-پطرس ۲:۱۰)

(v) یہ ایک مخصُوص قوم ہے۔ (۱-پطرس ۲:۹)-

(i) وُہ آسمان پر ہیں - (۲ کرنتھیوں ۵ : ۱) -
(ii) وُہ اب خُداوند مسیح کے ساتھ ہیں - (۲ کرنتھیوں ۵ : ۶-۸ ، فلپیوں ۱ : ۲۳)

۲- اِس کا وجُود :-
(i) ہر زمانے کے تمام حقیقی ایمانداروں پر مُشتمل ہے - (مکاشفہ ۷ : ۹-۱۰) -
(ii) یہ ایک خالص کلیسیا ہے جس میں صرف حقیقی ایمان دار پائے جاتے ہیں -
(یُوحنا ۳ : ۳ و ۵ - مکاشفہ ۵ : ۹-۱۰) -

۳- اِس کی کیفیّت :-
(i) وُہ گُناہ اور دُنیا پر غالب آئے ہیں - (مکاشفہ ۷ : ۱۵-۱۷ ، ۱۴ : ۱۳) -
(ii) وُہ خُداوند یسُوع مسیح کی حضُوری کی برکات کے باعث خُوشی منا رہے ہیں - (فلپیوں ۱ : ۲۳) -
(iii) وُہ اپنے اجسام کے زندہ ہونے کے مُنتظر ہیں - (یُوحنا ۵ : ۲۸-۲۹ ، ۱- کرنتھیوں ۱۵ : ۱۲-۱۳ ، ۲۱-۲۳)

III - خُداوند مسیح کے ساتھ کلیسیائے جامع کا تعلّق :-

الف - خُداوند مسیح کلیسیا کی بُنیاد ہے - (۱- کرنتھیوں ۳ : ۱۱) -
ب - خُداوند مسیح کلیسیا کا معمار ہے - (متّی ۱۶ : ۱۸) -
ج - خُداوند مسیح کلیسیا کا مالک ہے - (اعمال ۲۰ : ۲۸ ، ۱- کرنتھیوں ۶ : ۱۹-۲۰)
د - خُداوند مسیح کلیسیا کی نادیدنی حضُوری ہے - (متّی ۲۸ : ۲۰) -
ڈ - خُداوند مسیح سے کلیسیا کا نہایت ہی گہرا رشتہ ہے -
۱- خُداوند مسیح کلیسیا کا سر ہے اور کلیسیا اُس کا بدن ہے :-
(i) کلیسیا مسیح کا بدن ہے - (افسیوں ۱ : ۲۲-۲۳ - کلسیوں ۱ : ۱۸) -
(ii) ہم ایک دُوسرے کے اعضاء ہیں (۱- کرنتھیوں ۲ : ۲۰-۲۲ ، ۱۲ : ۱۲-۲۷)
۲- کلیسیا خُداوند مسیح کا مَقدِس اور مسکن ہے - (افسیوں ۲ : ۲۰-۲۲) -
۳- کلیسیا خُداوند مسیح کی دُلہن ہے - (۲ کرنتھیوں ۱۱ : ۲ ، افسیوں ۵ : ۲۵-۲۷)

۴- کلیسیا خُداوند مسیح کی رُوحانی "بیوی" ہوگی (مکاشفہ ۱۹: ۶-۹)۔

سوالات سبق نمبر ۱۶

۱- لفظ "کلیسیا" کا لفظی مطلب کیا ہے؟

۲- اس اصطلاح "کلیسیا" کے متعلق کوئی سی ایک تشریح کریں؟

۳- کن دو صُورتوں کے تحت عام طور پر کلیسیا خُداوند یسُوع مسیح کی کلیسیا سمجھی جاتی ہے؟

۴- دیدنی کلیسیا کہاں پائی جاتی ہے اور اس دیدنی کلیسیا کو کیوں "مجاہد" کے لفظ سے موسُوم کیا گیا ہے؟

۵- دیدنی کلیسیا کی چار خصُوصیتوں کو بیان کریں؟

۶- کیا دیدنی کلیسیا کے تمام شرکاء حقیقی مسیحی ہیں؟

۷- دیدنی کلیسیا کے چار مقاصد اور فرائض بیان کریں؟

۸- نادیدنی کلیسیا کیوں "فتحمند" کہلاتی ہے اور یہ کہاں پائی جاتی ہے؟

۹- کیا نادیدنی کلیسیا کی کیفیت ایک مُبارک کیفیت ہے؟ ثابت کریں کیوں؟

۱۰- کلیسیا کا خُداوند یسُوع مسیح کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

ستارھواں سبق

کتابِ مُقدّس ساکرامنٹوں کے متعلّق کیا تعلیم دیتی ہے؟

I- تعریفات، مقاصد وغیرہ۔

الف- تعریفات: ـ

(i) ساکرامنٹ کا مطلب "ایک اندرُونی فضل کا ایک بیرُونی نشان" ہے۔

(ii) "ساکرامینٹس پاک نشانات اور اثبات ہیں جو خُدا نے اس لئے مقرر کئے ہیں تاکہ وُہ اِن کو استعمال کرنے سے پھر پُورے طَور پر انا جیل کے وعدہ کو ہم پر ظاہر اور ثبت کرے نیز مسیح کی اُس قُربانی کے ذریعہ سے جو صلیب پر دی گئی گناہ کی مُعافی اور حیاتِ ابدی دے سکے" ہیڈل برگ کیٹی کزم

ب- ساکرامنٹوں کی تعداد: ـ

(i) رُومی کلیسیا میں سات ساکرامنٹوں کو مانتے ہیں۔

(ii) ہم صرف دو ساکرامنٹوں کو مانتے ہیں یعنی بپتسمہ اور عشائے رّبانی۔

ج- اِن کا مقصد: ـ

(i) مسیحی صداقت کو ظاہر کرنا ہے۔

(ii) مسیح کے اُس کام کی نسبت جو اُس نے ہمارے لئے کیا یاد دِلانا نیز اُس کا ہم پر جو دائمی مطالبہ ہے اُس کو تسلیم کرنا ہے۔

(iii) یہ بندگانِ خُدا کی ایک خاص نشانی ہے۔
(مثال کے طَور پر شادی کی انگوٹھی)

(iv) یہ خُدا کی اُس متواتر محبّت اور ایمان داری کے نشانات ہیں جو وُہ ہم پر ظاہر کرتا ہے۔

[illegible]

III - عشائے ربانی :-

الف - اس کا آغاز :-

(۱) خداوند مسیح نے اس رسم کو جاری کیا - [illegible]

ب - اس کے اجزاء :-

(۱) "مقدس روٹی" -

(۲) "مقدس انگور کا رس" -

ج - اس کا مفہوم :-

(۱) غلط تعبیرات -

الف - (۱) TRANSUBSTANTIATION (رومی کلیسیا) اس بات کی تعلیم دیتی ہے کہ انگور کا رس اور روٹی خداوند یسوع مسیح کے جسم اور خون میں بدل جاتے ہیں -

ب - (۲) CONSUBSTANTIATION (لوتھرن کلیسیا) کی تعلیم ہے

[illegible]

کہ عشائے ربانی میں ہم خُداوند مسیح کے ہم بدن اور ہم ذات بن جاتے ہیں۔

د۔ اس کا مطلب:۔

(i) پاک عشاء خُداوند مسیح کے متعلق ایک یادگاری ہے۔

"میری یادگاری کے لئے یہی کیا کرو" (لُوقا ۲۲: ۱۹)

(ii) یہ خُداوند کی موت کا اظہار ہے۔ (۱۔ کرنتھیوں ۱۱: ۲۶)۔

(iii) یہ ایمان داروں کی ایک رفاقت و شراکت ہے۔

(iv) یہ رسم نبوت کے رنگ میں ادا کی جاتی ہے "تم خُداوند کی موت کا اظہار کرتے ہو جب تک کہ وُہ نہ آئے"۔ (۱۔ کرنتھی ۱۱: ۲۶)۔

ڈ۔ عشائے ربانی کن لوگوں کے لئے ہے۔

(i) یہ صرف مدعیانِ مسیحیت کے لئے ہے۔

(ii) اس کا ماننا اختیاری نہیں بلکہ یہ تو حُکم یا فرمانِ مسیح ہے۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۱: ۲۵

"..... یادگاری کے لئے یہی کیا کرو"

ذ۔ اس رسم کو کس طرح ادا کیا جاتا ہے؟

(i) محض رسمی طور سے نہیں بلکہ صدقِ دل سے ادا کی جاتی ہے۔

(ii) خُدا کے فضل کے لئے شُکر گزاری کے ساتھ۔

(iii) شخصی جانچ پڑتال کے ساتھ، پاکیزہ زندگی اور اس کے مقصد کو مدِّنظر رکھتے ہُوئے۔ (۱۔ کرنتھیوں ۱۱: ۲۴-۲۷)۔

سوالات سبق نمبر ۱۰

۱۔ "ساکرامنٹوں" کی ایک مکمل تعریف پیش کریں؟

۲۔ ساکرامنٹوں کا کیا مقصد ہے اور ہم صرف دو ساکرامنٹوں کو کیوں مانتے ہیں؟

۳۔ بپتسمہ کی رسم کو ادا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

۴۔ "بپتسمہ" کا کیا مطلب ہے؟

۵۔ بپتسمہ کن کے لئے مطلوب ہے؟

۶۔ چار وجوہات بیان کریں کہ ہم کیوں بچوں کو بپتسمہ دیتے ہیں؟

۷۔ کس نے عشائے ربانی کو قائم کیا اور یہ کس وقت قائم کی گئی؟

۸۔ عشائے ربانی کے متعلق دو غلط تخیلات بیان کریں؟

۹۔ عشائے ربانی کا کیا مطلب ہے؟

۱۰۔ مسیحیوں کو کس طرح ساکرامنٹ ادا کرنا چاہئے؟

اٹھارھواں سبق

کتابِ مُقدس دُعا کے متعلق کیا تعلیم دیتی ہے؟

I ۔ یہ دلائل کہ ہمیں کیوں دُعا مانگنی چاہیئے؟

الف ۔ دُعا مانگنا انسان کے لئے ایک قدرتی بات ہے ۔ یہ ایک قُدرتی اور عالمگیر جبلّی فعل ہے ۔

ب ۔ دُعا مانگنا ہمارے لئے ایک استحقاق ہے ۔ (متی ۶ : ۶) ۔

ج ۔ دُعا مانگنا ہمارے لئے ایک حُکم ہے ۔ (متی ۷ : ۷ ۔ ۸) ۔

د ۔ خُداوند یسُوع مسیح نے اپنی صلیبی مَوت کے وسیلہ سے دُعا کو ممکن بنا دیا ۔ (عبرانیوں ۱۰ : ۱۹ ۔ ۲۲) ۔

ڈ ۔ خلوتی دُعا کے عملی تجربہ میں خُداوند یسُوع مسیح خود ہمارا اعلیٰ نمُونہ ہے ۔ (مرقس ۱ : ۳۵ ۔ لُوقا ۶ : ۱۲) ۔

ذ ۔ خُدا کا یہ وعدہ ہے کہ وُہ سچی دُعا کا جواب دیگا ۔ زبُور ۵۰ : ۱۵ ۔ متی ۷ : ۹ ۔ ۱۱

ر ۔ سینکڑے سالوں سے دُنیا بھر کے مسیحیوں کو دُعا کے جواب حاصل کرنے کا تجربہ حاصل ہُوا ہے ۔

ڑ ۔ روزمرّہ کی زندگی کی ضروریات کو پُورا کرنے کے لئے دُعا خُدا کی طرف سے ایک مقررہ وسیلہ ہے ۔ (یعقُوب ۴ : ۲) ۔

ژ ۔ مُستقل دُعا نفسانی خواہشات اَور دُنیاوی گُناہوں سے ہمیں محفُوظ رکھتی ہے ۔ (لُوقا ۲۱ : ۳۴ ۔ ۳۶) ۔

II ۔ ہمیں کس طرح دُعا مانگنی چاہیئے :۔۔

الف ۔ آپ خُداوند یسُوع مسیح کے نام سے مانگیں ۔ (یُوحنا ۱۴ : ۱۳ ۔ ۱۴) ۔

ب ۔ دل اور رُوح کی گہری سچائی سے دُعا مانگیں ۔ (زبور ۱۴۵ : ۱۸ ۔ یوحنا ۴ : ۲۳، ۲۴)

ج ۔ عقل اور سمجھ کے ساتھ مانگیں ۔ (متی ۶ : ۷ ۔ فلپیوں ۴ : ۶)

د ۔ خُدا پر کامل ایمان اور بھروسہ رکھ کر ۔ (متی ۲۱ : ۲۲) ۔

ڈ ۔ خُدا کو ایک پیارا باپ سمجھ کر اُس کی اطاعت کرتے ہوئے (متی ۲۶ : ۳۹، ۴۲)

III ۔ ہمیں کس بات کے لئے دُعا مانگنی چاہیئے؟

کتابِ مُقدس میں بہت سی باتیں مذکور ہیں جن کی نسبت ہمیں دُعا کرنی چاہیئے لیکن ہم اُن میں سے صرف چند باتوں کا ذکر کرتے ہیں :۔

الف ۔ ہم اپنی روزانہ خوراک کے لئے دُعا مانگیں (متی ۶ : ۱۱) ۔

ب ۔ ہم اپنے گُناہوں کی مُعافی کے لئے دُعا مانگیں ۔ (متی ۶ : ۱۲)

ج ۔ ہم آزمائش سے بچنے اور اُس پر غالب آنے کے لئے دُعا مانگیں (متی ۶ : ۱۳)

د ۔ ہم بیماروں کے لئے اور اُن کی جسمانی شفا کے لئے دُعا مانگیں (یعقُوب ۵ : ۱۴ ۔ ۱۶)

ڈ ۔ ہم زندگی کی مُشکلات میں دانائی حاصل کرنے کے لئے دُعا مانگیں (یعقُوب ۱ : ۵)

ذ ۔ ہم خُدا کے پاک کلام کی تفہیم کی نسبت ہدایت و رہنمائی کے لئے دُعا مانگیں (زبُور ۱۱۹ : ۱۸)

ر ۔ ہم خُدا کی بادشاہی کی آمد کے لئے دُعا مانگیں ۔ (متی ۶ : ۱۰) ۔

ڑ ۔ ہم خُدا کے کلام کے خادموں کے لئے دُعا مانگیں (افسیوں ۶ : ۱۸ ۔ ۲۰) ۔

ز ۔ ہم خُداوند کے کام میں زیادہ کارگذار حاصل کرنے کے لئے دُعا مانگیں (متی ۹ : ۳۸)

ژ ۔ ہم مشنری کام پر الٰہی برکت کے لئے دُعا مانگیں (کُلسیوں ۴ : ۳، ۲ تھسلنیکیوں ۳ : ۱) ۔ (ریوائزڈ ورشن)

ک ۔ ہم اپنی ہر ضرُورت کے لئے دُعا مانگیں ۔ (یُوحنا ۱۵ : ۷)

گ ۔ ہم ہر اُس چیز کے لئے جو ہمارے دِلوں کے اطمینان کو درہم برہم کرتی ہے دُعا مانگیں (فلپیوں ۴ : ۶ ۔ ۷)

IV ۔ کیا وجہ ہے کہ بہت سی دُعاؤں کا جواب حاصل نہیں ہوتا؟

کتابِ مُقدس میں بہت سی اِنتہائی باتیں لکھی ہیں یعنی وُہ باتیں قلمبند ہیں

جو دُعا میں روکاوٹ پیدا کرتی ہیں - اِن سے بچنا چاہئے - ان میں سے چند ایک ذیل میں درج ہیں : —

الف - خود غرضی (یعقوب ۴ : ۳)

ب - غیر اقراری اور پوشیدہ گُناہ مثلاً حسد، بد ارادہ وغیرہ (یسعیاہ ۵۹ : ۱-۲ زبور ۶۶ : ۱۸)

ج - دُوسروں کی نسبت مُعاف نہ کرنے والی رُوح - (مرقس ۱۱ : ۲۵ - ۲۶)

د - دِل میں شک اور بے اعتقادی - (یعقوب ۱ : ۵ - ۷)

ڈ - گھر میں نا اِتفاقی - (۱- پطرس ۳ : ۷)

ذ - ریاکاری اور رُوحانی مغرُوری - (متّی ۶ : ۵) -

سوالات سبق نمبر ۱۸

۱ - وُہ چار دلائل دیں کہ ہمیں کیوں دُعا مانگنی چاہئے ؟

۲ - دُعا مانگنے میں خُداوند یسُوع مسیح کس طرح ہمارا کامل نمُونہ ہے ؟

۳ - پاک نوشتوں کی رُو سے ثابت کریں کہ خُدا سچی دُعا کا جواب دیگا ؟

۴ - مؤثر دُعا کے متعلّق چار بُنیادی شرائط بیان کریں ؟

۵ - روزمرّہ کی زندگی کی وُہ سات ابتدائی ضرُوریات بیان کریں جن کے لئے ہمیں دُعا مانگنی چاہیئے ؟

۶ - ہماری شخصی آزمائشوں کے متعلّق سچّی دُعا کی کیا خُوبی ہے ؟

۷ - چند طریقے بیان کریں جن سے ہم اپنی دُعاؤں کے ذریعہ مشنری کام میں امداد دے سکتے ہیں ؟

۸ - اگر ہم مؤثر دُعا مانگنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی زندگیوں میں چند باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے وُہ باتیں کیا ہیں ؟

۹ - کیا آپ اپنی زندگی میں دُعا کے اِس اِستحقاق کو عمل میں لاتے ہیں ؟

۱۰ - کیا آپ کو کبھی دُعا کا ایک پُورا جواب حاصل کرنے کا تجربہ حاصل ہُوا ہے ؟

اُنیسواں سبق

کتابِ مُقدّس خُداوند یسُوع مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلّق کیا تعلیم دیتی ہے ؟

I - خُداوند یسُوع مسیح کی آمدِ ثانی سے کیا مُراد ہے ؟

الف - اِس حقیقت کے متعلّق بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہوتی رہی ہیں بعض نے یہ کہا ہے : —

(i) کہ ہماری مَوت اُس کی آمدِ ثانی ہے ۔
لیکن جب خُداوند یسُوع مسیح دوبارہ آئیگا تب ہم مَوت پر غالب آئینگے ۔ (۱- کرنتھیوں ۱۵ : ۵۰ - ۵۷) -

(ii) کہ پینتکُوست اُس کے وعدہ کی تکمیل تھی ۔
لیکن (۱- کرنتھیوں ۱۵ : ۵۰ - ۵۷) پینتیکُوست کے بعد لکھا گیا تھا ۔

(iii) کہ یرُوشلیم کی بربادی اِس وعدہ کی تکمیل تھی ۔
لیکن (مکاشفہ ۲۲ : ۲۰) اِس واقعہ کے بیس برس بعد لکھا گیا تھا ۔

ب - خُداوند یسُوع مسیح کی آمدِ ثانی سے مُراد اُس کی شخصی ، دیدنی اور جلالی آمدِ ثانی ہے ۔ (یُوحنّا ۱۴ : ۱-۳ - اعمال ۱ : ۱۰-۱۱ ، ۱- تھسلنیکیوں ۴ : ۱۶-۱۷ ، عبرانیوں ۹ : ۲۸)

II - خُداوند یسُوع مسیح کی آمدِ ثانی کی اُمید اور اس اُمید کی بُنیاد : —

الف - چند حقائقِ عامہ : —

(i) یہ دعوٰی ہے کہ نئے عہد نامہ کے دو سَو سولہ ۲۱۶ ابواب میں تین سَو اٹھارہ ۳۱۸ مرتبہ یا ہر پچیّس آیات میں سے ایک آیت میں اِس کا ذِکر کیا گیا ہے ۔

(ii) پُورے کے پُورے ابواب اِسی مضمُون کے لئے وقف کئے گئے ہیں - (متّی ۲۴ اور ۲۵ ابواب ، مرقس ۱۳ باب ، لُوقا ۲۱ باب)

(iii) ایک خط یعنی ۲ تھسلنیکیوں اس مضمون کی نسبت غلط تعلیم کو صحیح کرنے کے لئے لکھا گیا تھا۔

ب۔ چند خاص حوالجات :۔

(i) مزامیر اس کا حوالہ دیتے ہیں (زبور ۲ و ۴۵ و ۷۲ و ۹۶ و ۹۸)

(ii) خداوند یسوع مسیح نے اس کے متعلق وعدہ کیا۔ (یوحنا ۱۴: ۳۔ متی ۲۴: ۲۷-۳۱ وغیرہ)۔

(iii) فرشتگان نے پیش خبری کی۔ (اعمال ۱: ۱۰-۱۱)

(iv) رسولوں نے اس کے متعلق تعلیم دی۔ (فلپیوں ۳: ۲۰-۲۱، ۱-یوحنا ۳: ۲-۳ وغیرہ)

(v) عشاءِ ربانی میں اس کا اشارہ ہے۔ (۱-کرنتھیوں ۱۱: ۲۶)

"—— جب تک وہ نہ آئے"

(vi) دعائے ربانی میں اس کے متعلق دعا کی گئی ہے "تیری بادشاہی آئے" (متی ۶: ۱۰)

III - آمدِ ثانی کا وقت :۔

الف۔ اس کے متعلق تاریخیں مقرر کرنے میں اکثر اشخاص نے غلطی کی ہے (مثلاً ولیم ملر، میکائیل بیکسٹر، "پاسٹر" رسل وغیرہ)۔

ب۔ اس آمدِ ثانی کے متعلق صحیح تاریخ کوئی انسان نہیں جان سکتا (مرقس ۱۳: ۳۲-۳۵)

ج۔ خداوند یسوع مسیح اچانک اور یکایک اور بلا اعلان آئیگا۔

(i) ۱-تھسلنیکیوں ۵: ۲-۳، ۲ پطرس ۳: ۱۰ "خداوند کا دن اس طرح آنے والا ہے جس طرح رات کو چور آتا ہے"۔

(ii) "جس گھڑی تم کو گمان بھی نہ ہوگا ابنِ آدم آجائیگا"۔ (متی ۲۴: ۴۴)۔

IV - خداوند یسوع مسیح کی آمدِ ثانی کا طریقہ :۔

الف۔ ایک شخصی واپسی (اعمال ۱: ۱۱) "یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اٹھایا گیا تھا"۔

ب۔ ایک جسمانی واپسی (اعمال ۱: ۱۱) "اسی طرح پھر آئیگا جس طرح تم نے

اسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے"۔

ج۔ ایک دیدنی واپسی۔ (اعمال ۱: ۹، ۱۱ مکاشفہ ۱: ۷)۔

د۔ ایک جلالی واپسی۔ (متی ۱۶: ۲۷، ۱-تھسلنیکیوں ۴: ۱۶-۱۷)۔

(i) اپنے فرشتوں کے ساتھ۔ (متی ۱۶: ۲۷)۔

(ii) بڑی قدرت اور عظمت کے ساتھ۔ (۲ پطرس ۳: ۱۰)

V - چند اسباب جن کی رو سے مسیحی لوگ خداوند یسوع مسیح کی آمدِ ثانی کے منتظر ہیں :۔

الف۔ اس وقت ہم اس کو روبرو دیکھینگے۔ (۱-کرنتھیوں ۱۳: ۱۲۔ ۱-یوحنا ۳: ۲)۔

ب۔ اس وقت وہ ہم کو اپنے ساتھ لے لیگا۔ (یوحنا ۱۴: ۳، ۱-تھسلنیکیوں ۴: ۱۶-۱۷)

ج۔ اس وقت وہ ہمارے فانی بدنوں کو بدل دیگا۔ (فلپیوں ۳: ۲۰-۲۱)

د۔ اس وقت ہم کو اخلاقی اور روحانی کاملیت حاصل ہوگی۔ (۱-یوحنا ۳: ۲)۔

ڈ۔ اس وقت ہم اس کو اس کے پورے جلال میں دیکھیں گے۔ (۲ تھسلنیکیوں ۱: ۷-۱۰)۔

VI - یسوع مسیح کی آمدِ ثانی کے وقت تک چند مسیحی فرائض :۔

الف۔ "جاگو اور دعا کرتے رہو"۔ (مرقس ۱۳: ۳۳، ۳۵، ۳۷)۔

ب۔ نیک رہو اور ناراستی سے انکار کرو۔ (ططس ۲: ۱۲-۱۳۔ ۱-یوحنا ۳: ۳)

ج۔ اس کے لئے کام کرتے رہو۔ (متی ۲۴: ۴۵-۵۱)۔

سوالاتِ سبق نمبر ۱۹

۱۔ خُداوند یسُوع مسیح کی آمدِ ثانی سے ہم کیا سمجھتے ہیں ؟

۲۔ اِس مُبارک اُمید کے متعلق دو غلط فہمیاں بیان کریں ؟

۳۔ کیا خداوند یسُوع مسیح کی آمدِ ثانی نئے عہد نامہ میں ایک ضروری یا غیر ضروری تعلیم ہے ؟

۴۔ چار مشہور حوالجات بیان کریں جہاں اِس صداقت کے متعلق خاص طور پر تعلیم دی گئی ہے ؟

۵۔ کیا ہم اپنے خُداوند یسُوع مسیح کی آمدِ ثانی کے دِن اَور وقت کو جان سکتے ہیں ؟

۶۔ خُداوند کی آمدِ ثانی کس طرح ہوگی ؟

۷۔ خُداوند کی آمدِ ثانی کے طریق کے متعلق ایک چار قسم کا بیان پیش کریں ؟

۸۔ چند اسباب بیان کریں کہ خُداوند یسُوع مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق مسیحیوں کو کیوں مُنتظر رہنا چاہئے ؟

۹۔ ایک مُنکر کے لئے خُداوند یسُوع مسیح کی آمدِ ثانی کا کیا مفہُوم ہے ؟

۱۰۔ خُداوند یسُوع مسیح کی آمدِ ثانی کی تاخیر کے باعث دریں اثناء مسیحی فرد کے کیا فرائض ہیں ؟

بیسواں سبق

کتابِ مُقدس آخری باتوں کے متعلق کیا تعلیم دیتی ہے

I۔ قیامتِ مُردگان :۔

الف۔ پاک نوشتوں میں اِس حقیقت کی صاف طور پر تعلیم دی گئی ہے۔

۱۔ عہدِ عتیق میں :۔

(i) بذریعہ بلا مبالغہ اعلان :۔ (ایُّوب ۱۹ : ۲۵ - ۲۷، زبُور ۱۶: ۹-۱۱، ۱۷: ۱۵

(ii) بذریعہ نشان و علامت :۔ (مقابلہ کرو پیدائش ۲۲: ۵ کا عبرانیوں ۱۱ : ۱۹ کے ساتھ)

(iii) بذریعہ پیشین گوئی :۔ (یسعیاہ ۲۶: ۱۹، ہوسیع ۱۳: ۱۴)۔

۲۔ عہدِ جدید میں :۔

(i) بذریعہ خُداوند یسُوع مسیح :۔ (لُوقا ۱۴: ۱۳ - ۱۴، ۲۰: ۳۵ - ۳۶ - یُوحنّا ۵: ۲۸ - ۲۹، ۶: ۳۹ - ۴۰، ۴۴، ۵۴)

(ii) بذریعہ مقدس پولُوس رسُول: (اعمال ۲۴: ۱۵، ۱۔کرنتھیوں ۱۵ باب ۱۔ تھسلنیکیوں ۴ : ۱۴ - ۱۶)۔

ب۔ قیامت کا بیان :۔

۱۔ یہ ایک فی الواقع جسمانی قیامت ہوگی۔

(i) خُداوند یسُوع مسیح ۔ (یُوحنا ۵ : ۲۸ - ۲۹)۔

(ii) مقدس پولُوس رسُول ۔(۱۔کرنتھیوں ۱۵ : ۴۲-۴۴، ۲۔کرنتھیوں ۵ : ۱۰)

(iii) رسُولی عقیدہ :۔ "جسم کے جی اُٹھنے"

(iv) اقرار :۔ اِس زندگی کے بعد نہ صرف میری رُوح ہی خُداوند یسُوع مسیح

کے پاس جو سرہے پہنچینگی لیکن اُس کے ساتھ میرا یہ بدن بھی مسیح کی قُدرت کے وسیلہ سے زِندہ ہوکر میری رُوح کے ساتھ دوبارہ مِلا دِیا جائیگا اور اُس کے جلالی بدن کی مانِند بنا دِیا جائیگا۔" (ہیڈلبرگ کیٹی کزم سوال نمبر ۵۷)

۲۔ یہ عالمگیر رنگ میں ہوگی :۔

(i) تمام راستباز جو مر چُکے ہیں زِندہ کئے جائینگے : (۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۲۱۔۲۳، ۱۔تھسلنیکیوں ۴ : ۱۴۔۱۷)۔

(ii) تمام ناراست لوگ بھی زندہ کئے جائینگے :۔ (یُوحنّا ۵ : ۲۸۔۲۹،

(iii) یہ خود خُداوند یسُوع مسیح کے وسیلہ سے پُوری ہوگی۔ (یُوحنّا ۵: ۲۸۔۲۹، ۶: ۳۹۔۴۰، ۴۴، ۱۱: ۲۵)۔

ج ۔ قیامت کا وقت :۔

یہ قیامت یسُوع مسیح کی آمدِ ثانی پر واقع ہوگی (۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۲۳۔ ۱۔تھسلنیکیوں ۴: ۱۴۔۱۷)۔

II ۔ آخری عدالت :۔

الف ۔ ایک آیندہ عدالت کی حقیقت :۔

۱۔ عہدِ عتیق میں (زبُور ۹: ۷۔۸، ۹۶: ۱۳، ۹۸: ۹)

۲۔ عہدِ جدید میں۔(اعمال ۱۷: ۳۱۔ عبرانیوں ۹: ۲۷ وغیرہ)۔

ب ۔ مُنصف :۔

۱۔ خُدا خود مُنصف ہوگا۔(زبُور ۹۶: ۱۳، ۹۸: ۹، رُومیوں ۱: ۳۲، ۲: ۲۔۳، ۵۔۶)۔

۲۔ خُدا یسُوع مسیح کے ذریعہ سے اِنصاف کریگا (یُوحنّا ۵: ۲۲، ۲۷ رُومیوں ۱۴: ۹۔۱۲، اعمال ۱۰: ۴۰۔۴۲، ۲۔تیمتھیُس ۴: ۱)

۳۔ اِس عدالت میں خُدا کے لوگ حِصّہ دار ہونگے ۔(۱۔کرنتھیوں ۶: ۲۔۳)۔

ج ۔ اِس عدالت کا بیان ۔ (اعمال ۱۷: ۳۱)

نوٹ :۔ خُداوند یسُوع مسیح کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا ایک مُسلّمہ تواریخی حقیقت اور آیندہ عدالت کی ایک الٰہی تصدیق ہے۔

د ۔ اِس عدالت کے اشخاص ۔

۱ ۔ تمام مُقدسین کی عدالت ہوگی :۔

(i) یہ عدالت یقیناً ہوگی ۔(۲۔کرنتھیوں ۵ : ۱۰، رُومیوں ۱۴: ۱۲)۔

(ii) یہ عدالت اُن کی نجاتِ اَبدی اَور حشر کے مُتعلّق نہ ہوگی (یُوحنّا ۵ : ۲۴۔ رُومیوں ۵ : ۱، ۸ : ۱۔۴)۔

(iii) یہ عدالت اُن کے اعمال اور اجر کے مُتعلّق ہوگی (۱۔کرنتھیوں ۳ : ۱۰۔۱۵)

۲۔ یہ عدالت تمام غیر نجات یافتہ لوگوں کے لئے ہوگی ۔

(i) یہ عدالت یقیناً ہوگی ۔(فلپیوں ۲: ۹۔۱۱، مکاشفہ ۲۰: ۱۱۔۱۵)

(ii) اِس عدالت کے اُصولات :۔

"حق کے مطابق" رُومیوں ۲ : ۲

"سخت اَور غیر تائب دل کے مُطابق"۔ رُومیوں ۲ : ۵

"ہر ایک کو اُس کے کاموں کے موافق"۔ رُومیوں ۲ : ۶۔۱۰

بغیر طرفداری کے رُومیوں ۲ : ۱۱۔۱۲

تعمیل اَور فرمانبرداری کے مطابق رُومیوں ۲: ۱۳۔۱۵

"میری خُوشخبری کے مطابق" رُومیوں ۲: ۱۶۔

(iii) غیر نجات یافتہ لوگوں کی ہولناک عدالت ہوگی" عبرانیوں ۱۰: ۳۰۔۳۱

III ۔ ایمان داروں کی آخری حالت :۔

الف ۔ یسُوع مسیح کی آمدِ ثانی سے پہلے اُن کی حالت :۔

۱۔ موت اُن کے لئے خُداوند میں فقط "سو جانا" ہوگی ۔ یُوحنّا ۱۱: ۱۱۔۱۵، ۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۵۱، ۱۔تھسلنیکیوں ۴ : ۱۳۔۱۴)۔

۲۔ موت کے وقت وُہ خُداوند یسُوع مسیح کے پاس جاتے ہیں (۲۔کرنتھیوں

۵: ۶ ، فلپیوں ۱: ۲۱ - ۲۳ -

ب - خُداوند یسُوع مسیح کی آمدِ ثانی کے بعد اُن کی حالت :-

۱ - وُہ ایک جلالی بدن حاصل کرینگے - (فلپیوں ۳: ۲۰ - ۲۱) -

۲ - اُن کے بدن یسُوع مسیح کے جلالی بدن کی مانند ہونگے یعنی زوال پذیر اور خراب نہیں بلکہ جلالی - قوی - آسمانی اور غیر فانی ہونگے -

۱ - کرنتھیوں ۱۵: ۳۵ - ۵۴ -

۳ - وُہ سیرت میں اپنے خُداوند کی مانند ہونگے - (۱ - یُوحنا ۳: ۱ - ۳ - رُومیوں ۸: ۲۹ -

۴ - وُہ خُداوند یسُوع مسیح کے ساتھ آسمانی گھر میں ہونگے (یُوحنا ۱۴: ۱ - ۳ ، ۱۷: ۲۴)

۵ - وُہ خُداوند یسُوع مسیح کے جلال میں شامل ہونگے (یُوحنا ۱۷: ۲۲ - رُومیوں ۸: ۱۷ - ۱۸ ، ۲ تھسلنیکیوں ۲: ۱۴) -

۶ - اُن کی یہ حالت ہمیشہ کے لئے ہوگی (۱ - تھسلنیکیوں ۴: ۱۷) -

IV - بے دینوں کی آخری حالت :-

الف - خُداوند یسُوع مسیح کی آمدِ ثانی سے پہلے اُن کی حالت :-

۱ - مَوت اُن کے لئے اپنے گُناہوں میں مرنا ہے (یُوحنا ۸: ۲۱ - ۲۴)

۲ - مَوت کے وقت وُہ عذاب یا دُکھ میں ہیں جسے وُہ جانتے اور محسُوس کرتے ہیں (لُوقا ۱۶: ۲۳ - ۲۴ ، ۲۸)

۳ - مَوت کے وقت اُن کا دائمی حشر مقرر ہے (متی ۲۵: ۴۱ ، ۴۶ - لُوقا ۱۳: ۲۴ - ۲۵ بمقابلہ لُوقا ۱۶: ۲۶) -

ب - خُداوند یسُوع مسیح کی آمدِ ثانی کے بعد اُن کی حالت :-

۱ - اُن کو بھی ایک غیر فانی بدن حاصل ہوگا (یُوحنا ۵: ۲۸ - ۲۹)

۲ - وُہ تمام دُنیا کے مُنصف کے سامنے کھڑے ہونگے (رُومیوں ۲: ۸ - ۹ مکاشفہ ۲۰: ۱۱ - ۱۵) -

۳ - وُہ اپنے گُناہوں کی سزا پائینگے متی ۲۵: ۴۱ - ۴۶ - ۲ - تھسلنیکیوں ۱: ۷ - ۹

۴ - مندرجہ ذیل صُورتوں کے تحت اُن کی ہولناک حالت صاف بیان کی گئی ہے :-

— ہمیشہ کی آگ - متی ۲۵: ۴۱ - مرقس ۹: ۴۳ - ۴۸ -

— باہر کا اندھیرا متی ۸: ۱۲ -

— غضبِ الٰہی رُومیوں ۲: ۵ -

— دُوسری مَوت مکاشفہ ۲۱: ۸ -

۵ - اُن کی یہ حالت ہمیشہ کے لئے ہوگی - متی ۲۵: ۴۱ - ۴۶ -

خُدا کرے کہ یہ اصطلاحات تِشنۂ استفہام ہی رہیں !

سوالات سبق نمبر ۴

۱ - پاک نوشتوں میں قیامتِ مُردگان کو کیسے ظاہر کیا گیا ہے ؟

۲ - قیامت کی حقیقت کے متعلق پاک نوشتے کیا تعلیم دیتے ہیں ؟

۳ - یہ قیامت کب ہوگی ؟

۴ - آخری عدالت کی حقیقت کو ثابت کریں ؟

۵ - عدالت کے دِن ہر شخص کس کے سامنے کھڑا ہوگا ؟

۶ - کِن اصُولات کے مُطابق غیر نجات یافتہ لوگوں کی عدالت ہوگی ؟

۷ - مسیحی لوگوں کی عدالت کیسی ہوگی ؟

۸ - مسیح کی آمدِ ثانی سے قبل ایمان داروں کی مَوت میں موجُودہ حالت کیا ہے ؟

۹ - پانچ باتیں بیان کریں جو خُداوند یسُوع مسیح کی آمدِ ثانی کے بعد ایمان داروں کے لئے واقع ہوں گی ؟

۱۰ - خُداوند یسُوع مسیح کی آمدِ ثانی کے بعد بے دینوں اور بدکاروں کی کیا حالت ہوگی ؟